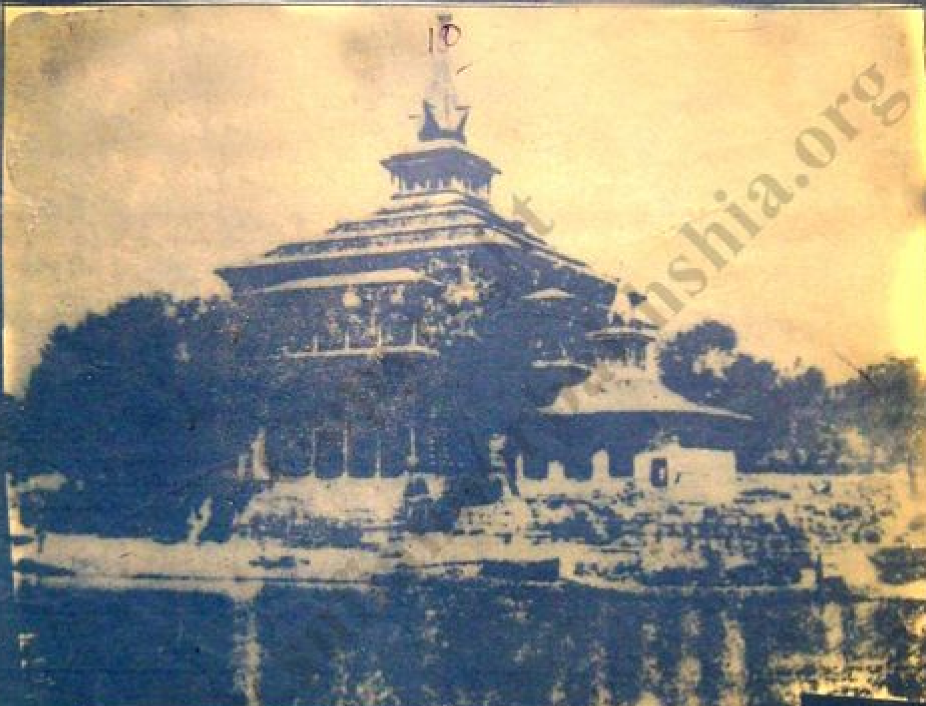
احیائے تصوف کا علمبردار

ماہنامہ

نوائے صوفیہ

اسلام آباد



خانقاہ معلیٰ شاہ ہمدانؒ (سری نگر مقبوضہ کشمیر)

غزل شاہ سید محمد نور بخشؒ

ترجمہ: ڈاکٹر غازی محمد نعیم

ترے ہی عکس رخ سے ہو گیا خورشید ہرجائی
تری زلفوں کے سودا سے ہوا خود عشق سودائی

ترے در تک مری موجیں خود آئیں بیکراں ہو کر
مری مستی نہ ہستی کے پیالے میں سما پائی

ہزاروں کائناتیں روز و شب اس دھن میں سرگرداں
کہ پل بھر کو کبھی دیکھیں یہ تیری جلوہ آرائی

خلیل و نوح و آدم اور کلیم و عیسی و مریم
پئے مرہم لئے پھرتے ہیں اپنا زخم شیدائی

عقول عرشیاں فاتر، تری پہچان سے قاصر
مری تسکیں کی خاطر تو نے کیا تدبیر فرمائی؟

زمین و آسماں گریاں، نہیں یہ انتظار آساں
اب اپنے نور رخ سے آ کے کر سب کی مسیحائی

ظہور کبریائی ہے، کمال بے نیازی ہے
کرے گا کب دل شوریدہ اس در پر جبیں سائی؟

ماہنامہ

احیائے تصوف کا علمبردار

نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۱۰ | قیمت ۱۰ روپے | ماہ اگست ۱۹۹۵ء

مدیر و ناشر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

فہرست مضامین

بدل اشتراک زر سالانہ

- پاکستان	-/120 روپے سالانہ
- سعودی عرب	-/1400 روپے سالانہ (بشمول خصوصی ڈاک چارجز)
- کویت	-/600 روپے سالانہ
- متحدہ عرب امارات	-/600 روپے سالانہ
- انڈیا	-/400 روپے سالانہ
- یورپ	-/600 روپے سالانہ

فلیٹ نمبر ۲، بلاک نمبر ۱۳ | اکاؤنٹ نمبر ۸-۵۸۰۷
کیٹگری III آئی ایٹ I | UBL. Sectt
اسلام آباد | اسلام آباد

.... ادارہ

ایڈیٹر اینڈ پبلشر: محمد بشیر نے پرنٹ شاپ 99-6 ویسٹ بلیو ایریا اسلام آباد سے چھپوا کر A-358 سیکٹر 1/1-6-G اسلام آباد سے شائع کیا

از قلم | غازی محمد نعیم

تفکّر و تذکّر

ارشاد باری تعالیٰ ہے وھو الذی انشالکم السمع والابصار والافدۃ قلیلاما تشکرون ○

(لوگو) وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے (سننے کے لئے) کان، (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سوچنے کے لئے) دل دیئے ہیں مگر تم کم ہی شکر کرتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں حواس انسانی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جو کہ براہ راست علم انسانی کے ذرائع ہیں اور معرفت خداوندی حاصل کرنے کے بھی اہم ترین ہتھیار ہیں۔

اس دنیا کے، جس میں ہم آپ رہتے ہیں اور اس زندگی کے جسے ہم آپ گزارتے ہیں دو پہلو ہیں۔

1 ۔ مادی پہلو

2 ۔ روحانی پہلو

یہ دونوں پہلو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں بلکہ جسم اور جان کی طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے پر انحصار بھی کرتے ہیں۔

بد قسمتی سے اسلامی فکر کے اندر ایک بڑا منفی رجحان در آیا ہے اور یہ منفی رجحان اس منفی تصوف کا پیدا کردہ ہے جس کی روح عجمی اور ہندووانہ ہے۔ اس منفی رجحان کے زیر اثر مادہ جسم اور حواس انسانی کی سراسر نفی اور تکذیب کر کے انہیں دھوکہ اور سراب قرار دیا گیا ہے اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ حقیقی زندگی اور حقیقی دنیا وہ مابعد الطبیعاتی زندگی اور دنیا ہے جس کا ادراک عوام الناس کے لئے ممکن نہیں اور جس تک رسائی صرف ان روحانی قوتوں کے حامل افراد کے لئے ممکن ہے جو اپنے حواس کی تکذیب کرتے ہیں اور جسمانی اور مادی دنیا سے ہمیشہ کے لئے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ اس طرز فکر کے حامل افراد کے نزدیک چونکہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزیں محض دھوکا ہیں اس لئے تمام مادی علوم بھی ناقابل اعتبار ہیں کیونکہ یہ علوم تو حواس خمسہ اور انسانی عقل کے ذریعے سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ علم بھی جو کہ انسانی مشاہدے اور تجربے سے حاصل ہونا والا علم ہے اس گروہ کے لوگوں کے نزدیک باطل ہے یا کم از کم اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ حقیقی علم کا سرچشمہ دراصل ایک پراسرار الہامی یا وہبی خاصیت کا حامل ہوتا ہے جو یا تو محض خدا کے فضل کا نتیجہ ہے یا روحانی ریاضتوں کا ثمر ہے۔ بجا طور پر ہم ایسے علم کے وجود سے انکار نہیں کرتے لیکن اتنی ہی بات سب کو معلوم ہے کہ وحی کا سرچشمہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ساتھ ہی بند ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی اور انسان کسی الہامی مذہب اور کسی آسمانی کتاب کے ساتھ نہیں آسکتا۔

جہاں تک عام انسانوں کے روحانی تجربات کا تعلق ہے اس کی مثال ایک ایسے غوطہ خور کی سی ہے جو سمندر میں غوطہ لگاتا ہے اور اس کی تہہ میں بے شمار موتی دیکھ آتا ہے مگر جب وہ سمندر سے برآمد ہوتا ہے تو خالی ہاتھ ہی ہوتا ہے۔ برعکس اس کے حواس انسانی کے وسیلے سے حاصل ہونے والے علوم کی مثال یہ ہے کہ غوطہ خور سمندر سے بہت سے آبدار موتی ساتھ لے کر برآمد ہوتا ہے۔ یہ موتی ذخیرہ ہوتے رہتے ہیں اور ان سے خوبصورت ہار اور دیگر زیورات بنتے ہیں۔ جن سے دنیا کی مجموعی آرائش اور زیب و زینت میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ سال ہا سال کے انسانی مشاہدات اور تجربات سے حاصل ہونے والے علوم ضائع نہیں ہوتے بلکہ محفوظ ہوتے رہتے ہیں اور اس طرح اس نوع کے علم کا ارتقاء جاری رہتا ہے۔ یوں ہر نئی نسل کا انسان پرانی نسل کے انسان سے زیادہ عقل مند اور زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے۔ پس اگر آج ایک سکول کا طالبعلم بھی یہ دعویٰ کرے کہ مادے کی ساخت اور ماہیت کے بارے میں اسے ارسطو اور افلاطون سے زیادہ معلومات حاصل ہیں تو اس کا دعویٰ بالکل برحق ہے۔ کیونکہ وہ ارسطو اور افلاطون کے کندھوں پر کھڑا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ یہ دنیا اور اس کی موجودات باطل ہیں اور نہ انسانی جسم اور اس کے حواس باطل ہیں اور نہ ان حواس سے حاصل ہونے والے علوم باطل؛

ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات حق ہے اور حق سے باطل کا صادر ہونا ممکن نہیں بس اس کی تخلیق بھی سراسر حق ہے۔ دراصل حیات و کائنات کی تخلیق خداوند تعالیٰ کی عظیم حکمت کا مظہر ہے۔

چونکہ نظام حیات و کائنات حکمت سے بھرپور ہے۔ اس کے اسرار و رموز کو سمجھنا ہی معرفت خداوندی کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ پس اگر کوئی شخص مادی علوم یا سائنسی علوم کو باطل غیر نافع یا محض شیطانی سمجھے تو اس کی عقل کا ماتم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ ایسا آدمی اگر "چشم بند و لب بند و گوش بند" کا نعرہ لگاتا پھرتا ہے اور حصول علم کی محنت سے جی چرا کر محض ایک پراسرار روحانی دروازے سے علم اور معرفت کی آمد کا منتظر رہتا ہے اس کا طرز عمل قرین انصاف نہیں ہے۔ یقیناً ایک ایسا اندرونی دریچہ موجود ضرور ہے جو تجلیات خداوندی کی طرف کھلتا ہے۔ مگر یہ منزل کٹھن ہے اور اس تک رسائی ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔

وہ لوگ جو ایک روحانی نشے میں دھت رہ کر اپنے آپ کو اہل حقیقت گردانتے ہیں اور تمام مخلوقات سے بیزار اور بے نیاز ہو جاتے ہیں وہ اس معاشرے کے مفید افراد گردانے نہیں جا سکتے۔ حقیقت اور نجات کے راستے دشوار گزار اور سنگلاخ ہیں جن پر چلنے والے ہر رہرو کو ایک جہد مسلسل اور نفس امارہ کی مخالفت کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ نہ صرف حقوق اللہ کی ادائیگی نجات کی بنیادی شرط ہے بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ازبس ضروری ہے جس سے غفلت برتنے والا نجات پانے کی کماحقہ امید نہیں رکھ سکتا۔

دور حاضر سائنسی اور معاشی ترقی کا دور ہے۔ انسانی حواس اور ان سے حاصل شدہ علوم پر بھروسہ کرنے والے اہل مغرب نے قرآن حکیم کے تسخیر کائنات کے حکم پر عمل پیرا ہو کر سمندروں کی تہوں سے لے کر خلائے بسیط تک اپنی کامرانیوں کے جھنڈے گاڑے ہیں۔ یہ لوگ اپنی سائنسی اور معاشی برتری کے بل بوتے پر ساری دنیا پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ اور ہم نہ صرف ان کے ذہنی غلام ہیں بلکہ سیاسی، معاشی اور معاشرتی میدانوں میں بھی ان آقاؤں کی غلامی پر مجبور رہتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآن حکیم کی تعلیمات پر غور و خوض کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی آنکھوں اور اپنے کانوں کے استعمال کا حکم دیا ہے اور اپنی عقل سے سوچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ یقیناً یہ حواس قابل بھروسہ ہیں اور ان کے وسیلے سے حاصل ہونے والا علم بھی قابل بھروسہ ہے۔ پس ان

نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا بہترین انداز یہ ہے کہ انسان ان نعمتوں کی اہمیت کا احساس کرے اور ان کا آزادانہ استعمال بھی کرے۔

جو لوگ اپنی آنکھیں بند کر لیں گے اور محض اندھی عقیدت اور اندھی تقلید پر بھروسہ کریں گے وہ یقیناً خدا تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا کفران کرنے والے ہوں گے۔ پس ہر مومن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اندھی تقلید کی بجائے بصارت اور بصیرت کا استعمال کرے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ افسانہ و افسوں کی دنیا سے نکل آئے اور زندگی کی حقیقتوں کا سامنا کرے۔

خدا تعالیٰ نے مادی ترقی سے منع نہیں فرمایا بلکہ مسلمانوں پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ اپنے لئے اسلحے اور پلے ہوئے گھوڑوں کا انتظام کریں تاکہ ان کے دشمن ان سے مرعوب ہوں فی زمانہ ایٹمی ٹیکنالوجی، میزائل ٹیکنالوجی اور جدید ترین آلات حرب کا حصول تلواروں اور گھوڑوں کا قائم مقام ہے۔ یہ فریضہ بغیر جدید سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کے حصول کے ممکن نہیں ہے۔ بس جو لوگ سائنسی علوم کی تکذیب کریں وہ دین اسلام کی تکذیب کرنے والے ہیں۔

یہ موضوع طویل بحث کا متقاضی ہے مگر نوائے صوفیہ کے اوراق میں اس سے زیادہ تفصیل لکھنا ممکن نہیں۔ پس ہم نوائے صوفیہ کی وساطت سے جو احیائے تصوف کا علمبردار ہے نوجوان نسل سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ افسانوں کی دنیا سے نکل آئیں۔ تصوف جادوگروں اور شعبدہ بازوں کی طرح محیر العقول شعبدے دکھانے والوں کا علم نہیں بلکہ حقیقت کی جستجو کرنے والے تسخیر کائنات کے جویا اور نفس امارہ کے خلاف جہد مسلسل پر یقین رکھنے والے مردان حر کا ہنر ہے۔ ان جوانمردوں کے ہاتھ میں جہاں مادی دنیا کے کل نظاموں کی باگ ڈور ہونا ضروری ہے وہاں اقلیم روحانی میں بھی انہی کا سکہ چلنا چاہئے۔ نوائے صوفیہ کی احیائے تصوف کی تحریک ایسی ہی عملی اور بامقصد تحریک ہے۔ یہ کسی مجہول روحانیت اور شکست خوردہ

فضائل ذکر

رستم علی انجم

رب ذوالجلال کے پاک و پاکیزہ اسمائے حسنیٰ میں جو برکت، لذت، حلاوت، سرور، تسکین اور طمانیت ہے وہ کوئی خوش نصیب سالک راہ خدا ہی جانتا ہے جو اپنے اوقات کو ذکر الٰہی اور یاد خداوندی میں گزارتا ہے۔ وہ اسے حرز جان بنا کر قلبی تسکین اور روحانی مسرت حاصل کرتا ہے اور معنوی کمالات کے منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ پریشان حال افراد کے لئے قرآن مجید کا یہ نسخہ کیمیا (ذکر الٰہی) جس سے بزرگان دین نے خود عمل کرنے کے بعد دوسروں کا روحانی علاج کیا تھا، آج بھی موثر اور کارآمد ثابت ہو رہا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ (ذکر خدا سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔)

مقام تاسف یہ ہے کہ ہم جس دور میں سانس لے رہے ہیں۔ ہر طرف پریشانی نفسا نفسی، اور خواہش پرستی عام ہے۔ ذکر الٰہی کے حلقے قائم کرنے والے، عبادات خداوندی بجا لانے والے، تزکیہ نفس کا درس دینے والے اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ نادر ہو گئے ہیں۔ جہاں کہیں ایسے اللہ کے بندے پائے جائیں تو بلا تحقیق ان پر بے جا سروپا الزام تراشی اور بہتان طرازی کرتے ہیں اور خود ساختہ فتوے داغے جاتے ہیں۔ آج خانقاہوں میں بنے ہوئے حجروں میں بیٹھ کر ذکر الٰہی، گریہ و زاری اور عبادت و ریاضت کرنے والوں پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ مفاد پرست عناصر اور خواہشات کے غلام تعلیمات تصوف سے غافل اور بیزار ہو کر ایسے لوگوں پر فقرے چست کرتے ہیں۔ آگاہ باش کہ آج جتنا دل چاہے انہیں برا بھلا کہہ کر اپنی بدگوئیوں کے ذریعے شیطان مردود کو خوش کریں۔ جب آنکھ کھل جائے گی اس وقت حقیقت حال معلوم ہو جائے گی کہ ان تنگ و تاریک حجروں میں دن کو روزے سے اور رات کو بیداری میں گزارنے والے کیا کچھ کما کر لے گئے ہیں" اور قرب الٰہی کی نعمت کس قدر حاصل کر لی ہے" یاد رہے کہ ایک حدیث میں وارد ہے کہ: "جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ آسمان والوں کو ایسا چمکدار اور روشن نظر آتا ہے جیسے زمین والے کو آسمان پر ستارے چمکتے نظر آتے ہیں اور عرش معلیٰ پر اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان ذکر کرنے والوں کا ذکر فرماتا ہے۔ فاذکرونی اذکرکم (تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرتا ہوں) پر عمل ہوتا ہے۔

اس لئے حضور پاکؐ کا فرمان ہے کہ جب تم تنہا ہو تو جتنی بھی قدرت ہو اللہ کا ذکر کرتے رہو اور اس کے ذکر سے دلوں کو منور اور آنکھوں کو روشن کرتے رہو۔

لیکن ابلیس بعض لوگوں کو حق و صداقت سے روکنے برائیوں کی طرف راغب کرنے عبادت و ریاضت اور ذکر الٰہی سے محروم رکھنے کے لئے دن رات کوشاں رہتا ہے۔ وہ اپنے مکروہ عزائم کو پورا کرنے کے لئے ہزاروں حربے استعمال کرتا ہے۔ جن میں سے ایک حربہ امراء و سلاطین اور علمائے سوء پر قابو کر کے ان کے ذریعے نیکوکاروں پر الزام تراشی کرنا ہے تاکہ لوگ ان سے دور رہیں اور ان کی صحبت سے دور رہ کر نیکی کرنے اور برائی سے بچنے سے محروم رہیں۔

یاد رہے ابلیس لعین کو سب سے زیادہ تکلیف ہمیشہ ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والوں سے ہوتی ہے۔ چنانچہ "حضرت جنید بغدادی نے خواب میں شیطان لعین کو لوگوں میں ننگا دبلا پتلا دیکھا تو آپ نے فرمایا اے لعین تجھے لوگوں میں ننگے پھرتے شرم نہیں آتی۔ تو اس نے جواب دیا اے حضرت یہ لوگ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ مجھے شرم یا تکلیف ان لوگوں سے پہنچتی ہے جو مجھے ہمیشہ بیمار بنائے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تجھے کس نے بیمار بنا رکھا ہے؟ ابلیس نے جماعت صوفیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ذکر نیم شبی یہ آہ و فغان اور گریہ و زاری کرنے والے مجھ پر تیر برسا کر کمزور و ناتواں بناتے ہیں۔"

ذیل میں ذکر الٰہی کے فضائل و اہمیت اور فوائد دیے جا رہے ہیں۔

۱- و اذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکرو اللہ قیاما و قعودا و علیٰ جنوبکم (النساء) - ترجمہ: جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کی یاد (ذکر) میں مشغول ہو جاؤ- کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں پر لیٹے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب پانچ وقت کی نماز سے فارغ ہو جائیں تو چاہیئے کہ کسی بھی حال میں ذکر الٰہی میں معروف و مشغول رہے اسی لئے صوفیہ نور بخشیہ نماز پنجگانہ سے فارغ ہو کر اوراد خمسہ اور تسبیح اوقات مخصوصہ کی صورت میں اللہ کی حمد وثنا اور تہلیل میں معروف رہتے ہیں۔

۲- یایھا الذین امنو اذکرو اللہ ذکرا کثیرا و سبحوہ بکرۃ و اصیلا - ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کیا کرو۔ "پہلی آیت سے کثرت ذکر کا حکم ملتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ہمارے سلف صالحین ایک لمحہ بھی ذکر الٰہی سے غافل نہیں رہتے تھے۔

و للہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا کے تحت اسماء الحسنیٰ میں سے اپنے اپنے مقام اور روحانی کمالات کے مطابق کسی اسم کا ورد کرتے تھے - اس حدیث سے بھی اس عمل خیر کو تقویت ملتی ہے کہ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ احکام تو شریعت کے بہت ہیں مجھے کوئی ایسی چیز عطا فرما دیجئے جس کو میں اپنا دستور بنا لوں ا تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔

لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ یعنی اللہ کے ذکر میں تم ہر وقت رطب اللسان رہو - ایک دفعہ حضرت جنید بغدادیؒ سے کسی نے سوال کیا کہ صوفی کسے کہتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ جس کے دل میں اور زبان پر ہر وقت اللہ کا ذکر ہو - حضرت سری سقطی نے صوفی جرجانی کو دیکھا کہ وہ ستو پھانک رہے ہیں وجہ پوچھی گئی تو جواب ملا کہ ستو پھانکنے اور روٹی بنا کر کھانے کا جب حساب لگایا تو ستو خشک کھانے سے جو وقت بچتا ہے اس میں آدمی ستر مرتبہ سبحان اللہ زیادہ پڑھ سکتا ہے اس لئے میں نے چالیس سال سے اسے اپنا معمول بنایا ہے۔

ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی قلق اور افسوس نہیں ہو گا - بجز اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گزر گئی ہو - ایک بار حضورؐ نے ارشاد فرمایا اکثرو الذکر حتیٰ یقولو امجنون کہ اللہ کے ذکر میں اس طرح مشغول رہو کہ لوگ کہنے لگیں کہ یہ تو مجنون ہے۔

دوسری آیت میں صبح، شام تسبیح بیان کرنے کا حکم ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اہل نور بخشیہ صبح اوراد فتحیہ کی صورت میں اور شام کو اوراد عصریہ کی شکل میں اللہ کا ذکر اہتمام کے ساتھ حلقہ بنا کر کرتے ہیں - ایک اور آیت میں ارشاد ہوا کہ فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و قبل غروبھا - تم تسبیح بیان کرو سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے - حضورؐ کا بھی فرمان ہے جو حدیث قدسی ہے فرماتے ہیں کہ یذکر عن ربہ اذکرنی بعد العصر و بعد الفجر ساعۃ -

اکفک فیما بینھما صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد مجھے یاد کر لیا کرو میں درمیانی حصے میں تیری کفالت کروں گا۔

مزید ارشاد فرمایا کہ میں ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک اللہ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ چار عرب غلام آزاد کروں - اسی طرح ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر میں معروف رہے یہ زیادہ پسند ہے - بہ نسبت چار غلام آزاد کرنے سے جو اولاد ابراہیم سے ہوں۔

ہم جناب امیر کبیر شاہ ہمدان کے بے حد مشکور و ممنون ہیں کہ جنہوں نے اوراد فتحیہ جیسا جامع، پر تاثیر، دل سوز اور مقبول ذکر ہمارے لئے چھوڑا اور اوراد عصریہ جیسا قرآنی دعاؤں کا مجموعہ بھی امیر کبیر کی معرفت آج تمام مساجد و خانقاہوں میں اہل تصوف کا ورد زبان بنا ہوا ہے - سبحان اللہ اندازہ فرمائیں کہ ان پاک و صاف ہستیوں کی شان اور رتبہ کا اللہ کے ہاں ان کا مقام دیکھئے رب العزت اپنے حبیب سے فرماتا ہے - و اصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ و العشی یریدون وجھہ و لا تعد عینک عنھم - اے حبیب آپ اپنے وجود پاک کو ان لوگوں کے ساتھ رکھیں جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں محض اس کی رضا جوئی کے لئے - آپ اپنی نگاہوں کو ان سے نہ ہٹائیں۔

دور رسالت میں صبح شام اہتمام سے ذکر و فکر کرنے والے اصحاب صفہ تھے - الحمد للہ ہم آج بھی اصحاب صفہ کے نقش پا پر چل رہے ہیں۔

آخر میں ذکر کے چند فضائل جو اولیائے کرام سے منقول

باقی صفحہ ۱۶

والدین کے حقوق

صوبیدار محمد اسماعیل عاصی سرسیکی
وغلام مہدی تشری

انسان پیدائش سے جوانی تک تمام زندگی والدین کا محتاج ہوتا ہے۔ اس کی روزی پرورش تربیت تعلیم اور شادی وغیرہ تمام مراحل انہی کی مرہون منت ہوتے ہیں جب بچہ جوان ہو جاتا ہے تو والدین اس پر اپنی جوانی اور کمائی نچھاور کر چکے ہوتے ہیں اب اولاد کے فرائض بڑھتے چلے جاتے ہیں اولاد کے یہ فرائض والدین کے حقوق شمار ہوتے ہیں۔

۱۔ والدین کو اپنے بچے کی پرورش کرتے ہوئے کوئی دیکھے، (خصوصاً ماں کی) بچے کی پیدائش سے پہلے اور پھر اس کے بعد ایک عرصہ دراز تک اس کی نگہبانی پر غور کرے تو اس کا دل بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ نبی کریمؐ نے درست فرمایا کہ ماں باپ تمہاری جنت ہیں اور ماں باپ ہی دوزخ۔ اگر ان کی اہمیت اور فضیلت کو سمجھا، ان کے ساتھ نیک برتاؤ اور ادب و احترام سے پیش آئے اور ان کے حقوق ادا کئے تو جنت کے مستحق ہوگے۔ بصورت دیگر دوزخ کے۔ ماں باپ کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ اللہ تبارک نے اپنے انبیاء تک کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے بارے میں فرمایا کہ: و براً بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیا (مریم آیت ۳۲)

ترجمہ: (اللہ نے مجھے) "اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو سرکش اور بدبخت نہیں بنایا" اس آیت کے ضمن میں "تفسیر مواہب الرحمن" میں علامہ سید امیر علی نے سلف صالحین کے حوالے سے لکھا ہے کہ "والدین کا نافرمان شخص عموماً جبار اور شقی ہوتا ہے۔" اور تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ ماں باپ کا نافرمان وہی ہوتا ہے جو بدبخت ہو۔

۲۔ حقوق والدین

قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد والدین کے حقوق ادا کرنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کی شکرگزاری کرنے کی ہدایت فرمائی ہے "ان اشکرلی ولوالدیک (سورۃ لقمان آیۃ ۱۴)

ترجمہ: "میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین (ماں باپ) کے شکرگزار رہو" پھر والدین میں بھی ماں کا درجہ بہت بڑا ہے۔ ماں نے حمل رضاعت اور پھر پرورش کے دوران جو تکالیف سہی ہیں۔ ان کا ادراک کیا جائے تو یہ بات خود بخود سمجھ میں آجاتی ہے کہ حقوق العباد میں سب سے پہلا حق ماں ہی کا ہونا چاہیے۔ اس لئے جب ایک شخص نے نبی امیؐ سے دریافت کیا کہ "یارسول اللہؐ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے" آپؐ نے فرمایا "تمہاری ماں" اس نے پوچھا اس کے بعد کون "آپؐ نے فرمایا" تمہاری ماں" پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ فرمایا" تمہاری ماں" چوتھی بار دریافت کیا پھر کون؟ تو فرمایا" تمہارا باپ"

ماں کی ہستی کی عظمت اور قدر و منزلت کو نبی کریمؐ نے جس واضح انداز میں اجاگر کیا ہے۔ اس کا اندازہ ذیل کے واقعے سے ہوتا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی" میں ایک راستے پر اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے چھ میل تک ایسے گرم پتھروں پر چلا ہوں کہ اگر ان گرم پتھروں پر گوشت کا ٹکڑا ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ نبی کریم و رحمتؐ نے فرمایا" تمہاری پیدائش کے وقت اس نے دردوں کے جس قدر جھٹکے سہے ہیں تمہارا یہ عمل شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے" (طبرانی)

معلوم ہوا کہ اولاد اپنی ماں کے حقوق کی ادائیگی کی خاطر کتنے ہی سخت اور مشقت والے کام کیوں نہ کرے وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ صرف جسمانی خدمت ہی نہیں اولاد کے مال پر بھی ماں باپ کا پورا حق ہے۔ وہ اولاد کے مال میں سے ضرورت بھر اپنا حصہ وصول کر سکتے ہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا" تم خود اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے" اور جیسا کہ معلوم ہے کہ ماں کا حق تو

باپ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۳۔ اطاعت و فرمانبرداری والدین

ماں کی اطاعت اور خدمت اتنا عظیم اور بابرکت کام ہے کہ اس کی بدولت کئی گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے۔ ماں ہی کی خدمت سے نہیں بلکہ ماں کا مقام تو اتنا بلند اور اونچا ہے۔ کہ اگر ماں نہ ہو تو اس کی بہن بلکہ اس کی سہیلیوں کی خدمت سے بھی انسان اپنی عاقبت سنوارنے کا کام لے سکتا ہے۔ "عبداللہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریمؐ سے عرض کیا کہ "مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ کیا اس گناہ سے توبہ کی صورت ہے" آپؐ نے فرمایا کیا تیری ماں بقید حیات ہے؟" عرض کی نہیں۔ آپؐ نے پوچھا "کیا خالہ ہے" عرض کی ہاں ہے۔ آپؐ نے کہا "جاؤ اس کے ساتھ نیکی کرو"۔

ایک اور حدیث شریف میں حضورؐ نے فرمایا "جس کی ماں نہ ہو اور اس کی بہن (خالہ) بھی نہ ہو تو ماں کی سہیلی کی خدمت کرے۔

فقہا کہتے ہیں کہ متعدد احادیث میں پہلے ماں کا حق مذکور ہے اس کے بعد باپ کا ہے۔ اس لئے اگر والدین کو کچھ دینا ہو تو پہلے ماں کو دے اور باپ سے تین چار گنا زیادہ دے۔ اگر دونوں ایک ساتھ پانی مانگیں تو پہلے ماں کو پلائے یعنی خدمت میں اولیت والدہ کو دے البتہ احترام میں باپ فائق تر ہے۔

۴۔ ادب و احترام

اولاد پر ماں باپ کا سب سے بڑا حق ان کا ادب و احترام ہے۔ ماں باپ کا حکم نہ ماننا ان سے بدتمیزی کرنا یا ان کا دل دکھانا دور کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ: اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلھما فلا تقل لھما اف و لا تنھرھما و قل لھما قولا کریما (بنی اسرائیل، آیت ۲۳)

ترجمہ: اگر تمہارے پاس ماں باپ میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں "اف" تک نہ کہو اور نہ جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو۔

بڑھاپے میں چونکہ انسان کی طبیعت میں جھنجھلاہٹ اور غصہ زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے بعض دفعہ وہ غیر ضروری بات پر اصرار بھی کر سکتے ہیں۔ ایسے میں بھی والدین سے نرمی اور احترام ہی کا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ والدین کا احترام اور ان کے ساتھ محبت و رحمت کی کس قدر فضیلت ہے" اس کا اندازہ نبی پاکؐ کی اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ "اگر کوئی صالح اولاد" بیٹا یا بیٹی" اپنے والدین پر رحمت کی ایک نظر ڈالے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک حج مقبول کا ثواب دیتا ہے صحابہ کرام کے اس استفسار پر کہ اگر وہ روزانہ سو بار دیکھے" آپؐ نے فرمایا" ہاں (پھر بھی ہر نظر پر ایک حج کا ثواب ہے) اللہ تمہارے تصورات سے بھی بہت بڑا اور تنگ دلی جیسے عیبوں سے بالکل پاک ہے"۔

ماں باپ کی اطاعت و فرمانبرداری اور ادب و احترام پر اسلام نے اتنا زور دیا ہے کہ ہجرت جیسے عظیم کام جس کے بارے میں فرمایا گیا کہ "ہجرت کرنے سے آدمی پچھلے تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے" اس کے لئے بھی والدین کی اجازت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

"حضرت ابی سعید حذریؓ" روایت کرتے ہیں کہ ایک یمنی صحابی ہجرت کے ارادے سے حاضر خدمت ہوئے۔ نبی کریمؐ نے دریافت کیا تمہارے والدین یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہے تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا آپؐ نے فرمایا واپس (یمن) جاؤ اور والدین سے اجازت لے کر آؤ۔

۵۔ نافرمانی

اتنی عظمت و بزرگی والی ہستیاں جن کے حقوق اللہ اور اس کے رسولؐ نے تمام بندوں سے بڑھ کر بتائے ہیں حق تو یہ ہے کہ ان کی نافرمانی کی سزا بھی اتنی ہی سخت ہونی چاہئے۔ حضرت جبرئیلؑ کی بددعا سے متعلق ایک حدیث بہت مشہور ہے جس میں افضل الملائیک نے بددعا کی افضل البشرؐ نے دعا کے صالح اور افضل ترین گروہ انسانی کے سامنے منبر رسولؐ پر آمین کہی۔ پھر یہ کہ جبرئیل ہمیشہ اللہ ہی کے حکم سے آتے تھے لہذا اس میں اللہ کی منشاء بھی شامل تھی۔ ایسے سخت ترین اہتمام کے ساتھ جو دعا ہوئی اس کے نامقبول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور دعا یہ کی گئی کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ یا

ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت و اطاعت کر کے جنت حاصل نہ کر لی۔

والدین کی نافرمانی واقعتاً ایک ایسا بڑا گناہ ہے جس کے تصور ہی سے انسان کو کانپ اٹھنا چاہیئے اور نقل کی گئی حدیث بھی رونگٹے کھڑے کر دینے کے لئے کافی ہے۔ معاملے کی اہمیت و نزاکت کو واضح کرنے کے لئے چند احادیث اور پیش کی جاتی ہیں

ایک بار رحمۃ اللعالمین صحابہ کرامؓ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ پھر اچانک اٹھ کر منبر پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا وہ "ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو۔" صحابہ کرام گھبرا گئے اور پوچھا کون یا رسول اللہؐ؟ فرمایا: "جس نے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔"

ایک حدیث مبارکہ ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ تین اشخاص جنت میں نہیں جائیں گے ماں باپ کی نافرمان اولاد۔ دیوث اور وہ عورت جو مردانہ وضع اختیار کرے۔ ایک اور موقع پر نبی کریمؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام کر دی ہے۔" محسن انسانیت نے خبردار کیا کہ "والدین کی نافرمانی سے بچو اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور والدین کا نافرمان اس کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا۔

یہی نہیں کہ والدین کی نافرمانی پر روز قیامت بڑی سخت بازپرس ہو گی اور دردناک سزا ملے گی بلکہ ایک روایت میں آتا ہے کہ "ہر گناہ کے بدلے عذاب اور ہر جرم پر گرفت کو موخر کیا جا سکتا ہے لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا مواخذہ مرنے سے پہلے بھی کیا جاتا ہے۔"

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا "جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اس کی روزی میں کشادگی کی جائے اسے چاہیئے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی اور صلہ رحمی کرے۔"

۶۔ والدین کے حق میں دعائے خیر

ماں باپ کے درجات اور مرتبہ کو اسلام نے اس قدر بلند بتایا ہے کہ نہ صرف ان کی خدمت کرنے کو کہا گیا بلکہ یہ تلقین بھی کی گئی کہ ان کے لئے دعائیں بھی کرتے رہو۔ "قل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا (الاسراء آیت ۲۴)

ترجمہ: دعا کیا کرو کہ پروردگار ان دونوں پر (یعنی والدین ماں باپ پر) رحم فرما جس طرح ان دونوں نے رحمت شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔"

قرآن کریم نے کتنے حکیمانہ انداز سے دعا کرنے کا حکم دیتے ہوئے ان کا یہ احسان بھی یاد دلایا ہے۔ کہ تمہاری بچپن کی بے بسی کی حالت میں انہوں نے کس محبت شفقت اور قربانی کے جذبے کے ساتھ تمہاری پرورش کی ہے۔

ماں باپ سے زندگی میں ہی نہیں بلکہ ان کے مرنے کے بعد بھی ان سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے ایک دفعہ نبی کریمؐ سے ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ ماں باپ کی وفات کے بعد ان کا کوئی حق باقی رہتا ہے جسے میں ادا کروں؟ تو آپؐ نے فرمایا "ہاں ان کے لئے دعا و استغفار کرو جو جائز وصیت وہ کر گئے ہیں۔ اسے پورا کرو والدین کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو اور ان کے دوست اور سہیلیوں کی خاطر داری کرو۔"

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ مرنے کے بعد جب میت کے درجات بلند ہوتے ہیں تو وہ حیرت سے پوچھتا ہے کہ یہ کیوں کر ہوا؟ خدا کی جانب سے اس کو بتایا جاتا ہے کہ تمہاری اولاد تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرتی رہی اور خدا نے اس کو قبول فرما لیا۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جائے اور ان کی زندگی میں نافرمان رہا اور اب مداوا کرنا چاہتا ہو تو برابر ان کے حق میں دعا کرتا رہے اور ان کی بخشش کی درخواست کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے والدین کی فرمانبردار اولاد لکھ لیا جاتا ہے۔ اوراد فتحیہ میں امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ نے کیا خوب دعا کی ہے "ہماری اور ہمارے والدین کی ہر مشکل کو آسان کر دے۔"

خدا ہم سب کو قرآن کریم اور احادیث رسولؐ کی روشنی میں حقوق والدین ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت شیخ العالم نورالدین نورانی علمدار کشمیرؒ

میر عبدالعزیز مدیر "انصاف" راولپنڈی

میر عبدالعزیز مدیر "انصاف"، راولپنڈی
حضرت شیخ العالم شیخ نورالدین نورانی علمدار کشمیر قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت علامہ اقبال کا شعر ہے کہ

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اس شعر کی تخلیق کی ایک وجہ یہ ہے کہ اقبال خرقہ پوشوں اور اولیا اللہ کے خود بھی بڑے معتقد تھے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ علامہ صاحب خود بھی انہی خرقہ پوشوں کی اولاد میں سے تھے۔ ۴۳ء میں ڈاکٹر محمد باقر صاحب کا ایک مضمون اخبارات میں چھپا جس کے ساتھ خود اقبال مرحوم کے ایک خط مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۲۸ کا عکس بھی شائع ہوا۔ اس خط میں علامہ اقبال نے لکھا ہے کہ ان کے جد امجد حضرت لولی حاجی صاحب رشی علیہ الرحمۃ تھے جو شیخ نورالدین ولیؒ کے چوتھے خلیفہ بابا نصرالدین کے مرید خاص تھے۔ حاجی لولی صاحب کے پاؤں اور آنکھیں ٹیڑھی تھیں۔ انہوں نے نوجوانی کی عمر میں حج کیا۔ ۱۲ سال تک ہندوستان، ایران اور عرب کا سفر کیا۔ واپس آکر شیخ نورالدین کے خلیفہ بابا نصرالدین کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ ان کا گاؤں بچھو پرگنہ آدون تھا۔ ان کا ذکر خواجہ اعظم دیدہ مری کی تاریخ کشمیر اور حاجی محمد مسکین کی تاریخ میں آیا ہے۔ شیخ دہر نو مسلم کو کہا جاتا ہے۔ البتہ شیخ نورالدین کے مسلک سے تعلق رکھنے والوں کو رشی کہا جاتا ہے۔ اس طرح سے حضرت علامہ اقبال مرحوم و مغفور بھی رشی خاندان سے تھے۔ اگرچہ رشی خود بجائے کوئی ذات نہیں ہے۔ اب بھی کسی بچے کو خواہ وہ کسی بھی ذات سے ہو چرار شریف میں ڈال دیا جاتا ہے اس کو اس سلسلہ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کو لوگ رشی کہتے ہیں۔

شیخ نورالدین ولی کے چار خلفا تھے۔ اول بابا بام الدین ریشی دوسرے شیخ زین الدین جن کو زینہ شاہ صاحب کہا جاتا ہے تیسرے بابا لطیف الدین اور چوتھے بابا نصرالدین جن کو نصر بابا صاحب کہا جاتا ہے۔ حاجی لولی صاحب یعنی علامہ اقبال کے جد امجد ان کے خاص مریدوں میں سے تھے۔

شیخ العالم شیخ نورالدین نورانی قدس اللہ سرہ العزیز جن کو کشمیر میں علمدار کشمیر کہا جاتا ہے ۱۳۷۷ عیسوی میں موضع کیموہ تحصیل کولگام جنوبی کشمیر میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا ایک غریب راجہ تھے جو کشتواڑ میں ایک مقامی لڑائی میں مارے گئے تھے۔ شیخ نورالدین کے والد بھاگ کر کشمیر آئے اور وہاں ان کا رابطہ سید حسین سمنانی سے ہوا جن کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی اور ان کا یعنی شیخ نورالدین کے والد کا نام سالار الدین رکھا گیا روایت مشہور ہے کہ جب شیخ نورالدین پیدا ہوئے تو انہوں نے والدہ محترمہ جن کا نام صدرہ ماجی تھا کا دودھ پینے سے انکار کیا۔ اتنے میں وہاں سے مشہور عارفہ دیدی کا گزر ہوا۔ انہوں نے اس نوزائیدہ بچے کو اٹھا اور کہا کہ تہا نیہ مند چھوک تہ دودھ چھک چنیہ مند چھان۔ یعنی دنیا میں آنے سے تمہیں شرم نہیں آئی اور اب دودھ پینے سے شرماتے ہو۔ اس پر نورالدین نے دودھ پینا شروع کر دیا۔ دودھ پینے سے انکار سے ظاہر تھا کہ اس بچے نے آئندہ دنیا کے اندر رہ کر بھی دنیا سے لاتعلق رہنا تھا۔ اور جب دودھ پیا تو اس کا مطلب محض زندہ رہنا تھا۔ انگریزی میں مقولہ مشہور ہے کہ بعض لوگ کھانے کے لئے زندہ رہتے ہیں اور بعض زندہ رہنے کے لئے کھاتے ہیں۔ شیخ صاحب کا تعلق دوسرے گروہ سے تھا۔

شیخ نورالدین کو مدرسے میں بھیجا گیا تو انہوں نے وہاں مدرس سے بحث شروع کی جب الف (اللہ) پڑھا اور ب بخشندہ پڑھا اس سے آگے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے زیادہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ شیخ صاحب کے بھائیوں نے ان کو دنیاوی دھندوں میں لگانے کی کوشش کی۔ لیکن شیخ صاحب اس سے مجتنب رہے اور ان کو بھی دنیا کو دل [illegible]

بچے بھی ہوئے۔ لیکن کچھ عرصے بعد آپ نے ترک دنیا کیا۔

بعض حلقوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ حضرت شیخ العالم عمر بھر تارک دنیا رہے۔ لیکن اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ ان کے ترک دنیا کی مدت بعض لوگوں کے نزدیک بارہ سال تھی اس دوران انہوں نے وادی کشمیر کے بیشتر حصوں کا دورہ کیا اور لوگوں میں دین حق کی تبلیغ کرتے رہے۔

بعض مورخین نے جو خود بھی تمام مذاہب سے بیزار ہیں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شیخ نورالدین بھی مذہبی بندھنوں سے دور تھے اور بقول غالب

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہوگئیں

لیکن شیخ صاحب کے ایک ایک شعر سے اس بات کی تردید ہوتی ہے۔ شیخ نورالدین اس دنیائے فانی میں شمسی حساب سے اکسٹھ سال اور قمری حساب سے تریسٹھ سال رہے۔ یعنی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنا عرصہ اس دنیا میں رہے۔ آپ نے سلطان زین العابدین بڈشاہ کے دور حکومت میں ۱۴۳۸ عیسوی میں وفات پائی۔ سلطان زین العابدین نے نہ صرف ان کے جنازہ میں شرکت کی بلکہ ان کا جنازہ بھی خود ہی پڑھا شیخ نورالدین چرار شریف میں دفن ہیں جو درگاہ حضرت بل جہاں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک محفوظ ہے کے بعد کشمیر میں سب سے بڑی زیارت ہے اور کشمیر کے اطراف واکناف میں سے لوگ ہر سال بلکہ ہر جمعرات کے دن اس زیارت پر فیض حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں مشہور شعر ہے

ژدار چہ بجہ بہ بسوازہ
لاری ویتھ گوز ہو

ترجمہ۔ آئی ہے جمعرات آسکھی چرار چلیں۔

شیخ نورالدین کی وفات کے ۳۷۰ سال بعد ۱۸۰۸ء میں کشمیر کے افغان گورنر عطا محمد خان نے کشمیر میں افغان حکومت کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کیا تو اس نے شیخ العالم شیخ نورالدین کے نام کا چاندی کا سکہ چلایا۔ اس پر یہ عبارت کندہ تھی۔ "یا شاہ نورالدین شیخ العالم" اور سکے کے دوسری طرف یہ عبارت تھی کہ دنیا مردار ہے اور اس کے پیچھے بھاگنے والے کتے ہیں۔

ڈاکٹر صوفی غلام محی الدین لکھتے ہیں کہ باغی گورنر نے اس طرح سے سکہ رائج کرکے اہل کشمیر کے قومی جذبات کا اظہار کیا۔ اور شاید دنیا میں کوئی اور ایسا ولی نہیں ہے جس کے نام سے سکے رائج کئے گئے ہوں۔

عبدالاحد آزاد لکھتے ہیں۔ حضرت اویس قرنی آنحضرت کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہری ملاقات نہیں کی تھی۔ لیکن حضور علیہ السلام کے غائبانہ عاشق تھے چنانچہ جب ان کو پتہ چلا کہ احد کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے ہیں تو انہوں نے فرط غم سے اپنے دانت پتھر سے توڑنا شروع کر دیے۔ یہ معلوم نہیں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے دانت شہید ہوئے ہیں تو ایک ایک کرکے سب دانت توڑ ڈالے کہ شاید یہی دانت ٹوٹا ہو۔ اولیاء اللہ کا ایک فرقہ اویسیہ فرقہ کہلاتا ہے۔ اس فرقہ کے لوگ حضرت اویس قرنی کی طرح آنحضرتؐ کی باطنی تربیت سے روحانی طور سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ شیخ نورالدین بھی بلاواسطہ آنحضرتؐ کی تربیت سے بہرہ اندوز ہوئے ہیں۔

حضرت شیخ کی والدہ ماجدہ صدرہ ماجی کہتی ہیں کہ میں ایک دن کسی عورت کے ساتھ ندی کے کنارے بیٹھی تھی تو ایک خدا رسیدہ بزرگ میرے سامنے سے گزرے اور میری طرف ادب سے سلام کیا میں نے بھی تعظیم سے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس کو سلام کیا ہے جو تمہارے پیٹ میں ہے سمجھتے ہیں کہ یہ بزرگ خواجہ اویس قرنی تھے جنہوں نے شیخ نورالدین کو سلام کیا۔ شیخ نورالدین فرماتے ہیں۔

اول ریشی احمد ریشی
دویم حضرت اویس آؤ
ترییم ریشی زلکا ریشی
ژوریوم حضرت پلاس آؤ
نوشیوم ریشی [illegible] ریشی
کشمیر حضرت میراں آؤ

ستس کورہم ہتیہ ناوریشی
بوکس ریشی میہ کیاہ ناؤ

اس کلام کے مطابق سلسلہ ریشیاں میں حضرت شیخ نورالدین نے اپنا نمبر ساتواں ظاہر کیا ہے۔ اہل کشمیر میں حضرت شیخ نورالدین کے کشف و کرامات اور عظمت کے بارے میں کئی روایات مشہور ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب میر سید علی ہمدانی جن کو کشمیر میں حضرت شاہ ہمدان کہا جاتا ہے۔ جن کے بارے میں اقبال مرحوم نے کہا ہے کہ

خطہ را آں شاہ دریا آستین
داد علم و صنعت و تہذیب و دین

مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور روضہ پاک کے پاس اپنی تصنیف اوراد فتحیہ کی منظوری لینے کے لئے استغراق میں گئے تو عالم کشف میں آپ کو دربار نبویؐ میں لے گیا۔ واپس آکر حضرت شاہ ہمدان کو بتایا کہ حضور سرور کائناتؐ نے اوراد فتحیہ کو شرف منظوری بخشا ہے اور زبان مبارک سے فرمایا ہے۔

"خذالفتحیہ" حضرت شاہ ہمدان نے استفسار کیا کہ یہ نوجوان کون ہے تو روضہ مطہرہ سے جواب آیا کہ یہ لڑکا ریشیان کشمیر کا سردار نورالدین ہے ابھی پردہ غیب میں پوشیدہ ہے یعنی ابھی دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ عنقریب یہ شکم مادر میں قرار پکڑے گا۔ آپ پر لازم ہے کہ کشمیر جائیں اور اس کا نام نورالدین رکھیں اور اس کے ملک میں یہ اوراد فتحیہ رائج کریں۔

جد پاک کی ہدایت کے مطابق حضرت شاہ ہمدان کشمیر تشریف لائے للہ عارفہ سے اس کا پتہ لگا کہ ابھی شیخ پردہ بطن سے جلوہ گر نہیں ہوئے۔ للہ عارفہ کے ساتھ کیموہ گئے وہاں صدرہ ماجی سے ملاقات کی اور انہیں فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہوگا تو اس کا نام نورالدین رکھنا۔ چنانچہ یہی کیا گیا۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ حضرت شیخ العالم مادرزاد ولی تھے۔

حضرت میر سید علی ہمدانی دوسری بار کشمیر تشریف لائے تو اس وقت نورالدین کی عمر سات سال ہو چکی تھی۔ حضرت شاہ ہمدان نے اس عمر میں بھی نورالدین کو اسرار باطنی سے آگاہ کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت امیر کبیر واپس تشریف لے گئے اور اپنے مرید خاص شیخ قوام الدین کو تحریری وصیت اپنے فرزند میر محمد ہمدانی کے لئے لکھ دی کہ کشمیر جا کر شیخ نورالدین ولی سے ملاقات کرنا۔

حضرت شاہ ہمدان ۷۸۶ ہجری میں وفات پا گئے جو ابجد کے حساب کے مطابق بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد ہیں۔ یہ پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ شیخ صاحب کی شادی بھی ہوئی اور بچے بھی لیکن تلاش حق نے ان کو چین نہیں لینے دیا اور کئی سال آپ تارک دنیا رہے۔ اس کا مقصد معبود حقیقی اور محبوب ازلی کی تلاش کرنا تھا۔ آپ نے کیموہ کے قریب ایک ٹیلے شہباز نینگ میں ایک غار کھدوائی اور اس میں ریاضت کرنے لگے۔ اس سے مقصود سرور کائناتؐ کی متابعت تھی جنہوں نے جبل نور کی غار حرا میں خالق کائنات سے لو لگائی۔

شیخ نورالدین ولی نے بھی آخر محسوس کیا کہ رہبانیت اور ترک دنیا بجائے خود کوئی اصول نہیں ہے مولانا روم نے کیا خوب کہا ہے کہ۔

چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش خانہ و فرزند و زن

حدیث پاک میں آیا ہے کہ لارہبانیت فی الاسلام۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے سب سے بڑھ کر قرآن پاک میں بھی باری تعالیٰ جل ذکرہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے رہبانیت کسی پر فرض نہیں کی۔ عیسائیوں کا ذکر کرتے ہوئے سورہ الحدید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ورھبانیۃ ن ابتدعوھا ماکتبھا علیھم الا ابتغار ضوان اللہ فمار عوھا حق رعایتھا ج فاتینا الذین امنو امنھم اجرھم و کثیر منھم فاسقون۔ (الحدید آیت نمبر ۲۷)

"اور رہبانیت انہوں نے خود نکالی۔ ہم نے اسے ان پر لازم نہیں کیا۔ مگر اللہ رضا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے خود اختیار کی۔ پر اس کی وہ نگہداشت نہ کر سکے جو اس کی نگہداشت کا حق تھا۔ سو ہم نے ان میں سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ان کا اجر دیا اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں"

جاری ہے

تاریخ تصوف پر طائرانہ نظر

ڈاکٹر غازی محمد نعیم

اسلام کے ابتدائی دور میں کم از کم پہلی صدی ہجری میں عارف یا صوفی کا نام مستعمل نہیں تھا۔ یہ اصطلاح غالباً دوسری صدی ہجری میں رائج ہوئی۔

دوسری صدی ہجری میں ابوہاشم کوفی نے فلسطین میں رملہ کے مقام پر مسلمان عابدوں اور زاہدوں کے لئے ایک خانقاہ بنائی۔ یہ سفیان ثوری کے استاد تھے اور ۱۶۱ء میں فوت ہوئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اہل تصوف صوف یا اون کا لباس پہننے کی وجہ سے صوفی کہلائے۔ جہاں تک "عارف" کی اصطلاح کا تعلق ہے اس میں اختلاف ہے۔ سری سقطیؒ کے ملفوظات سے اس اصطلاح کا تیسری صدی ہجری میں رائج ہونا متحقق ہوتا ہے مگر ابو نصر سراج طوسی کی کتاب اللمع میں جو تصوف کی ایک معتبر کتاب ہے سفیان ثوری کا ایک قول درج ہے جس کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصطلاح دوسری صدی ہجری میں وجود میں آئی

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ پہلی صدی ہجری میں صوفیا یا عارفین کی کوئی باقاعدہ جماعت موجود نہیں تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ممتاز صحابہ کرامؓ صرف خشک زاہد اور عابد ہی تھے اور محض ایک سادہ ایمان کے علاوہ وہ کوئی روحانی زندگی نہیں رکھتے تھے۔

شاید بعض صحابہ کرامؓ صرف عبادت اور زہد تک محدود تھے لیکن کچھ صحابہؓ روحانیت کی دولت سے بھی مالا مال تھے اور روحانی زندگی میں بھی یہ سب ایک درجہ نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ کا درجہ ایمان بھی ایک سا نہیں تھا اور حضرت سلمانؓ جس درجہ ایمان پر فائز تھے وہ حضرت ابوذرؓ کے لئے شاید ناقابل برداشت تھا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے لو علم ابوذر مافی قلب سلمان لقتلہ اگر ابوذرؓ کو معلوم ہوتا کہ سلمانؓ کے دل میں کیا ہے تو انہیں (کافر سمجھ کر) قتل کر دیتے) (بس یہ تو ہوئے پہلی صدی کے صوفیا اب ہم دوسری صدی سے مختصر اً عرفا۔ اور صوفیہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔)

دوسری صدی کے عارف اور صوفی

۱۔ حسن بصریؒ ۲۲ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۸۸ سال کی عمر پائی ان کی نوے فیصد عمر پہلی صدی ہجری میں گزری۔

ان کی کتاب "رعایۃ حقوق اللہ" تصوف پر پہلی کتاب سمجھی جاتی ہے۔

بقول نکلسن "حسن بصریؒ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے صوفی طریقۂ زندگی کے بارے میں لکھا۔"

بعض حکایات سے پتہ چلتا ہے کہ حسن بصریؒ کا تعلق عملاً ایسی جماعت سے تھا جس نے بعد میں متصوفہ نام پایا۔

۲۔ مالک بن دینارؒ: زہد اور ترک لذات میں لاثانی تھے۔ ۱۳۵ ہجری میں فوت ہوئے۔

۳۔ ابراہیم ابن ادہمؒ: ابتدا میں بلخ کے حکمران تھے لیکن بعد ازاں تائب ہو کر اہل تصوف کے سلسلے سے منسلک ہو گئے۔ مثنوی رومی میں ان کا واقعہ موثر انداز میں بیان ہوا ہے۔

۴۔ رابعہ عدویہؒ: جامی کی ہم عصر ہیں ان کے ملفوظات بلند پایہ اور اشعار معرفت کا خزانہ ہیں۔

۵۔ ابوہاشم صوفی کوفیؒ: بظاہر یہی شخص تھے جو پہلے پہل صوفی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ سفیان ثوری کے استاد تھے۔

۶۔ شفیق بلخیؒ: ابراہیم بن ادہم کے مرید اور شاگرد تھے۔ امام موسیٰ کاظمؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا۔

۷۔ شیخ معروف کرخیؒ: یہ مشہور و معروف عارفین میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے والدین عیسائی تھے اور یہ خود حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور ان سے استفادہ کیا تھا۔ طریقت کے بہت سے سلسلے صوفیا کے دعوے کے مطابق شیخ معروف کرخیؒ تک اور ان سے حضرت امام علی رضا کے واسطے تک دیگر آئمہ اہلبیت علیہم السلام اور ان سے جناب رسالتمآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتے ہیں۔ یہی وجہ ہے

نکوٹ شریف ضلع مانسہرہ میں شاہ ہمدان کانفرنس کا انعقاد

امیر کبیر سید علی ہمدانی کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا گیا

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی شاہ ہمدان رحمت اللہ علیہ کے یوم وفات کے سلسلے میں ضلع مانسہرہ میں نکوٹ کے قصبہ میں جو ماضی میں سلطنت پاکھلی کا دارالحکومت تھا ۔ شاہ ہمدان انٹرنیشنل اسلامک ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک شاہ ہمدان کانفرنس دس بجے صبح 28 مئی کو منعقد ہوئی ۔ یہ کانفرنس نکوٹ گورنمنٹ ہائی سکول کے ہال میں ہوئی ۔ ہال اور میدان کو جھنڈیوں اور ماٹوز سے سجایا گیا تھا ۔ اس کانفرنس کی صدارت ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی نے کی ۔ جب کہ مہمان خصوصی وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان تھے ۔ خصوصی مہمانوں میں ازبکستان کے کلچرل کونسلر جناب تاش مرزا آزاد کشمیر اسمبلی کے سپیکر سردار عبدالرشید عباسی آزاد کشمیر کے وزیر اطلاعات شاہ غلام قادر اور مانسہرہ کے ممبر نیشنل اسمبلی جناب محمد یوسف خان تھے ۔

وزیر اعظم آزاد کشمیر جب نکوٹ پہنچے تو ان کی کار شاہ ہمدان میموریل سوسائٹی کے دفتر کے سامنے رکی ۔ وزیر اعظم کا تعارف ڈاکٹر ہمدانی نے معززین علاقہ اور شاہ ہمدان ویلفئر سوسائٹی کے عہدہ داروں سے کرایا ۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے فیتہ کاٹ کر سوسائٹی کے نئے دفتر کا افتتاح کیا ۔

پھر آپ کانفرنس ہال کی طرف روانہ ہوئے جہاں اراکین شاہ ہمدان سوسائٹی اور ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کے علاوہ معززین قصبہ نکوٹ نے مہمان خصوصی کا استقبال کیا ۔ کانفرنس کی کاروائی کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے ہوا جو کہ قاری شاہ حسین شاہ صاحب نے کی ۔ اس کے بعد ہائی سکول کے طالب علم شرافت علی نے درود و سوز کے ساتھ نعت بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و سلم پیش کیا ۔ اس طالب علم کے طرز سے متاثر ہو کر صدر ایسوسی ایشن ڈاکٹر ہمدانی نے اس کو ایک سو روپے اور مہمان خصوصی وزیر اعظم آزاد کشمیر نے ایک ہزار روپے انعام دیے ۔

کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری میر عبدالعزیز جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل شاہ ہمدان ایسوسی ایشن تھے ۔ ان کے اعلان کے مطابق ظفر اللہ ریاض نے معزز مہمانوں کی خدمت میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا ۔ اس کے بعد رفیق جہانگیری صدر شاہ ہمدان ویلفئر ایسوسی ایشن نے تقریر کی پھر سید حسن محمود ہمدانی دارالعلوم شاہ ہمدان اسلام آباد ، سید عظمت علی شاہ ہمدانی دارالعلوم قمر الاسلام کراچی نے حضرت امیر کبیر کے حالات اور سوانح حیات پر روشنی ڈالی ۔

ازبکستان کے کلچرل کونسلر مسٹر تاش مرزا کو جب اسٹیج پر دعوت خطاب دی گئی تو سارے سامعین ہمہ تن گوش ہو گئے ۔ انھوں نے فصیح و بلیغ اردو میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمانوں کی جڑیں بہت گہری ہیں ۔ جب میں اہل پاکستان سے کہتا ہوں کہ میں امام بخاری اور حضرت نقشبند کے ملک کا سفارت کار ہوں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی ۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ سنٹرل ایشیا اور پاکستان کے دینی تہذیبی اور ثقافتی روابط اور بھی مستحکم ہوں گے ۔ اس کے بعد میر عبدالعزیز جنرل سیکرٹری شاہ ہمدان اسلامک ایسوسی ایشن نے حضرت امیر کبیر کی کشمیر میں آمد حضرت شیخ نورالدین ولی کی ولادت حضرت میر محمد ہمدانی کی آمد اور ۲۳ سال بعد واپسی اور ان کی طرف سے حضرت شیخ نورالدین ولیؒ کے بارے میں بطور مبلغ اسلام حکم تقرری کے جاری ہونے کا ذکر کیا ۔ انھوں نے میر سید علی ہمدانی کی شان میں منقبت بھی پڑھی ۔ اس کے بعد کشمیر کے بارے میں ایک قرارداد بھی پڑھی ۔ مولانا عبدالقادر بنگالی شریف نے کہا کہ کشمیر کی آزادی کے لئے قوم جہاد کے لئے تیار ہے سردار محمد یوسف ایم این اے نے مہمان خصوصی اور دوسرے مہمانوں کی آمد کا خیر مقدم کیا اور توقع ظاہر کی کہ آئندہ بھی اس قسم کی کانفرنسیں یہاں منعقد ہوں گی ۔ انھوں نے کہا کہ علاقہ کے لوگ جہاد کشمیر کے لئے تیار ہیں ۔ قاری سید شاہ حسین نے بھی تقریر کی ۔ اس کے بعد ایسوسی ایشن اور کانفرنس کے صدر ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی نے کہا کہ کشمیر کے لوگوں میں جو اسلام اور آزادی کا جذبہ ہے یہ حضرت شاہ ہمدانی کا عطا کردہ ہے ۔ آپ نے ایسوسی ایشن کے قیام سے اب تک سرگرمیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان نے اس سلسلے میں ہمارے ساتھ ہر وقت مکمل

۴۔ابو طالب مکی: کتاب قوت القلوب کے مصنف ہیں۔
۵۔ابو نصر سراج طوسی: کتاب اللمع کے مصنف ہیں۔

پانچویں صدی کے عارف:

۱۔شیخ ابو الحسن خرقانیؒ:
مشہور صوفیہ میں سے ہیں۔مولانا رومؒ نے اپنی مثنوی میں فرمایا ہے کہ بایزید بسطامیؒ کی وفات کے برسوں بعد ابو الحسن ان کی قبر پر حاضری دیتے رہے یہاں تک کہ شیخ نے ان کی مشکلات حل کر دیں۔

رومیؒ کو ابو الحسن خرقانیؒ سے بڑی عقیدت تھی اور مثنوی میں متعدد جگہ ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۔ابو سعید ابو الخیرؒ: مشہور ترین صوفیہ میں سے ہیں۔بو علی سینا سے ملاقات رہتی تھی۔

۴۴۰ ہجری میں انتقال ہوا۔

ابو الحسن علی بن عثمان ہجویریؒ: تصوف کی شہرہ آفاق کتاب کشف المحجوب کے مصنف ہیں۔

۳۔خواجہ عبداللہ انصاریؒ: کتاب منازل السائرین کے مصنف ہیں۔جو تصوف کی درسی کتاب ہے۔

۴۔ابو حامد محمد غزالیؒ: اسلام کے معروف ترین علماء میں سے ہیں جامعہ نظامیہ بغداد کے رئیس الجامعہ اور اپنے وقت کے اعلیٰ ترین مذہبی عہدے پر فائز تھے لیکن اپنے علم کو روحانی اطمینان کے لئے ناکافی دیکھ کر مجاہدہ نفس کی طرف متوجہ ہوئے۔ریاضت میں ایک مدت گزارنے کے بعد اپنی مشہور کتاب "احیاء العلوم الدین" تالیف کی۔۵۰۵ ہجری میں وفات پائی۔

چھٹی صدی کے عارف:

۱۔عین القضاۃ ہمدانیؒ: محمد غزالیؒ کے چھوٹے بھائی احمد غزالیؒ کے مرید تھے۔

۲۔احمد غزالیؒ: اکابر صوفیہ میں سے ہیں۔انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ان پر کفر کا فتویٰ لگا کر ۵۲۵ ہجری اور ۵۳۲ کی درمیانی مدت میں قتل کیا گیا۔

۳۔سنائی غزنویؒ: ان کے اشعار میں تصوف کے دقیق مسائل کا بیان ہے۔

۴۔احمد جامیؒ: مشہور صوفیاء میں سے ہیں۔

۵۔عبدالقادر گیلانیؒ: دنیائے اسلام کی اختلافی شخصیت ہیں۔صوفیہ کا سلسلہ قادریہ انہیں سے منسوب ہے۔حسنی سادات میں سے ہیں۔

ساتویں صدی کے صوفیاء:

۱۔شیخ نجم الدین کبریٰؒ: اکابر صوفیہ میں سے ہیں۔صوفیہ کے بہت سے سلسلے ان سے چلے۔ان کے شاگردوں اور مریدوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔جن میں مولانا رومؒ کے والد بہاء الدین بھی شامل ہیں۔

آپ خوارزم میں رہتے تھے۔خوارزم پر جب منگولوں نے حملہ کیا تو آپ اہل خوارزم کے ہمراہ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

۲۔شیخ فرید الدین عطارؒ: اکابر صوفیہ میں سے ہیں۔صوفیہ کے حالات میں کتاب تذکرۃ الاولیاء ان کی بہت مشہور تصنیف ہے۔اس کے علاوہ ان کی کتاب منطق الطیر بھی تصوف کا شاہکار ہے۔

۳۔شیخ شہاب الدین سہروردیؒ: آپ تصوف کی مشہور کتاب "عوارف المعارف" کے مصنف ہیں۔حضرت ابو بکرؓ کی اولاد سے ہیں۔شیخ عبدالقادر گیلانیؒ ان کے ہم نشیں تھے۔شیخ سعدی شیرازیؒ ان کے مریدوں میں سے تھے۔

۴۔ابن الفارض مصریؒ: درجہ اول کے صوفی ہیں ان کا دیوان بہت مشہور ہے۔

۵۔محی الدین ابن عربیؒ: آپ اسلام میں سب سے بڑے عارف گزرے ہیں۔اسی وجہ سے آپ کا لقب شیخ اکبر ہے۔آپ نے عرفان و تصوف کو اوج کمال تک پہنچایا۔تصوف کے فلسفیانہ اور علمی پہلو کی بنیاد رکھی۔آپ کے بارے میں متضاد قسم کی رائے دی گئی ہے۔تصانیف کی تعداد دو سو سے زیادہ ہے۔سب سے اہم کتاب فتوحات مکیہ ہے جو تصوف کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔فصوص الحکم۔بھی تصوف کی بڑی دقیق اور عمیق کتاب ہے۔

۶۔صدر الدین محمد قونویؒ: ابن عربیؒ کے مرید اور مولانا رومیؒ کے ہم عصر تھے۔ان کی مشہور کتابیں مفتاح الغیب، نصوص اور فکوک ہیں۔

۷۔ مولانا جلال الدین محمد بلخی رومیؒ: مولوی کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کی مثنوی فارسی کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ آپ کا نسب حضرت ابو بکرؓ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی مثنوی حکمت اور معرفت کا دریا ہے ابتداء میں درس و تدریس کا شغل رکھتے تھے۔ پھر مشہور عارف شمس تبریزؒ سے ملاقات ہوئی تو ان کے شیدائی ہو گئے اور سب کچھ چھوڑ دیا۔ آپ کا دیوان دیوان شمس تبریز کہلاتا ہے۔ ۶۷۲ء میں وفات پائی۔

آٹھویں صدی کے عارف

۱۔ علاء الدولہ سمنانیؒ: آپ نے تصوف کا راستہ اپنانے کے بعد اپنی ساری دولت خدا کی راہ میں لٹا دی تھی۔ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ نظری عرفان میں ان کا ایک خاص مسلک ہے۔ ۷۳۶ ہجری میں فوت ہوئے۔ مشہور شاعر خواجوی کرمانی ان کے مریدوں میں سے تھے۔

۲۔ عبد الرزاق کاشانیؒ: فصوص الحکم اور منازل السائرین کی شرحیں لکھیں۔

۳۔ خواجہ حافظ شیرازیؒ: عالمگیر شہرت کے حامل عالم، عارف، حافظ اور مفسر قرآن تھے۔ حافظ کے اشعار معرفت کی انتہائی بلندیوں پر ہیں مگر ان کے لطائف کو سمجھنا آسان نہیں۔ تمام عارفوں نے اعتراف کیا ہے کہ حافظ نے معرفت کے مقامات عالیہ خود عملاً طے کئے تھے۔

۴۔ شیخ محمود شبستریؒ: گلشن راز ان کی مشہور مثنوی ہے۔ جس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں۔ سب سے مشہور شرح شیخ محمد لاہیجی اسیری کی ہے۔

۵۔ سید حیدر آملیؒ: جامع الاسرار نظری عرفان پر ان کی دقیق کتاب ہے۔

۶۔ عبد الکریم جیلیؒ: مشہور کتاب الانسان الکامل کے مصنف ہیں۔

نویں صدی کے عارف

۱۔ شاہ نعمت اللہ ولیؒ: ان کا نسب آل علیؑ سے ملتا ہے نعمت اللہی سلسلہ دور حاضر میں تصوف کا مشہور ترین سلسلہ ہے۔ آپ کا روضہ کرمان میں ہے جو صوفیوں کی زیارت گاہ ہے۔ معرفت کے اشعار بہت پر لطف ہیں۔

۲۔ عبد الرحمن جامیؒ: فارسی زبان کے آخری بڑے صوفی شاعر سمجھے جاتے ہیں۔

۳۔ شمس الدین محمد لاہیجی نوربخشیؒ: آپ محمود شبستری کی گلشن راز کے شارح ہیں۔ شیراز میں رہتے تھے۔

قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین میں لکھا ہے کہ صدر الدین دشتکی اور علامہ دوانی جو اپنے زمانے کے ممتاز فلسفی تھے محمد لاہیجی کی بہت عزت کرتے تھے۔

شمس الدین لاہیجی سید محمد نوربخش قہستانی کے مرید تھے اور سید محمد نوربخش ابن فہد حلی کے شاگرد تھے۔ انہوں نے شرح گلشن راز میں اپنی بیعت کا جو سلسلہ بیان کیا ہے وہ سید محمد نوربخش سے شروع ہو کر معروف کرخی تک پہنچتا ہے۔ اس کے بعد حضرت امام رضا علیہ السلام اور ان سے پہلے کے آئمہ اہلبیت علیہم السلام کے واسطے سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جاتا ہے اس لئے اس سلسلہ کو سلسلۃ الذہب (یعنی سونے کی زنجیر) کہتے ہیں۔

بقیہ فضائل ذکر

ہیں، پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے اور اس کی طاقت کو توڑتا ہے۔

۲۔ ذکر دل و دماغ سے فکر و غم کو دور کرتا ہے۔

۳۔ ذکر روح کو قوت بخشتا ہے۔

۴۔ ذکر چہرے اور دل کو نورانی بناتا ہے۔

۵۔ ذکر سے رزق میں فراخی پیدا ہوتی ہے۔

۶۔ کثرت ذکر معصیت کے اثر کو زائل کرتا ہے

۷۔ ذکر روحانی قوت میں اضافہ کرتا ہے۔

۸۔ قرب الٰہی کا باعث بنتا ہے۔

۹۔ شیطان پر تازیانے کا کام کرتا ہے۔

۱۰۔ عذاب قبر کو دور کرتا ہے۔

۱۱۔ زبان کو لغو گوئی اور فضول بولنے سے پاک رکھتا ہے۔

۱۲۔ عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے نجات دلاتا ہے۔

۱۳۔ سکینہ اور رحمت نازل ہوتی ہے۔

۱۴۔ کثرت ذکر سے حکمت الٰہی منتقل ہوتی ہے جو ذاکر کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔

۱۵۔ [illegible] معرفت [illegible] ہے۔

۱۶۔ اولیاء کا [illegible] اور [illegible] ہے۔

۱۷۔ کثرت ذکر [illegible] اہم [illegible] ہے۔

۱۸۔ قیامت کے [illegible] ہے۔

دعا اور جسمانی امراض

ہومیو ڈاکٹر ایم اے شاید

دعا مسلمانوں کا قیمتی اثاثہ ہے بدقسمتی سے آج کے جدید دور میں لوگ مذہبی رسومات سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور اہل مغرب ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو میں اسے شفا دیتا ہوں۔ یہاں لفظ "شفا" استعمال ہوا ہے اور اس لفظ میں گہرا فلسفہ چھپا ہوا ہے۔ "علاج" اور "شفا" میں بہت فرق ہے۔ علاج جسم کے کسی حصے یا عضو سے درد یا خلل کو نکلنے کا نام ہے جبکہ شفا کا مطلب پورے جسم انسانی کے ساتھ ساتھ نفس انسانی کو بھی نارمل حالت میں رکھنا ہے چونکہ شفا دینے کے اختیارات صرف اللہ کے پاس ہیں انسان صرف ایک ذریعہ ہے۔ لہذا ہمیں علاج کے ساتھ ساتھ اللہ پاک سے دعا بھی کرنی چاہئے تاکہ شفایابی کا عمل اپنی تکمیل کی منزل کو پہنچ سکے۔

پچھلے دنوں امریکہ کے ماہوار رسالہ "ٹائم" میں یہ نمایاں طور پر تحریر تھا کہ امریکہ میں ایک خاتون جو کہ کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھی دعا کے ذریعے علاج سے صحت یابی کی منزلیں طے کر رہی ہے حالانکہ ڈاکٹروں نے اسے موت کا پیغام دے دیا تھا۔ دعا اصلاً مسلمانوں کا قیمتی مذہبی ورثہ ہے لیکن اہل مغرب اس سے فائدے حاصل کر رہے ہیں۔ دعا کے متعلق اہل مغرب نے 1979ء میں تجربات شروع کئے اور اب وہاں کے ممتاز معالجین مریضوں کی دوائیوں سے علاج کے ساتھ ساتھ دعا کو بھی علاج کا جز بناتے ہیں۔ برطانیہ میں تقریباً 3 ہزار نیشنل ہیلتھ سروس ہسپتال میں جہاں مریضوں کی روحانی ضروریات پورا کرنے کے لئے پادریوں کو مقرر کیا ہوا ہے۔ جنہیں اس ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے برابر مراعات حاصل ہیں۔

آج کل برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن پادریوں اور ڈاکٹروں میں مکمل ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ایک جامع منصوبے پر کام کر رہی ہے برطانیہ کے مشہور ہسپتال مانچسٹر ہسپتال کے سرجن آر

ڈبلیو کلفٹن نے ایک حالیہ مضمون میں واضح طور پر تسلیم کیا ہے کہ تندرستی اور بیماری دونوں حالتوں میں انسان کا طاقت ور دوست اس کا اپنا اعتقاد ہے۔ جس پر وہ بھروسہ کر کے مہلک امراض سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔ برطانیہ میں امراض سرطان کے مشہور کینسر کیور ہسپتال کے میڈیکل سرجن نے اسی ہسپتال کے ماہ نامہ (کینسر کیور) میں لکھا ہے کہ معالج کو ادویات کے ساتھ ساتھ مذہبی رہنماؤں سے بھی امراض کے سلسلے میں مدد لینی چاہئے۔ لیکن افسوس کہ ہم مسلمان اب ان اسلامی رسومات سے بیگانہ ہوتے جا رہے ہیں۔ خصوصاً پاکستان میں جسم انسانی کے کسی مخصوص عضو یا حصے کو جسم سے علیحدہ کر کے اپاہج بنانے کو علاج کا نام دیا جاتا ہے۔ صمیم قلب کے ساتھ جب انسان اللہ کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو قلب انسانی میں ایک سرور پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم کے ہر حصے میں اطمینان اور سکون کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ جب انسان غصے کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کی طاقت دوگنا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خوشی سرور و سکون قلب کی وجہ سے شفایابی کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ خون کے ایک قطرے سے خوبصورت انسان تخلیق کرتے ہیں تو کیا وہ جسم انسانی کے کسی تغیر اور تبدیلی کو اپنی اصل حالت میں نہیں لا سکتے۔ یہ سلسلہ اب بھی اہل تصوف کے ہاں رائج ہے خصوصاً بلتستان میں اس وقت بھی ہر مشکل کے لئے دعا کا رواج عام ہے اور اللہ پاک نے اس خطے کو بہت سے موذی امراض سے بچا رکھا ہے۔

بقیہ تفکر و تذکر

دانشوری کی حامی تحریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نوجوانان اہل تصوف کو دین و دنیا دونوں کی بھلائی عطا فرمائے اور ان لوگوں کے زمرے میں شامل ہونے سے محفوظ رکھے جو اپنے زعم بے جا کے نتیجے میں خسر الدنیا والاخرہ کا مصداق بنتے ہیں۔ (آمین)

آپ کے مسائل اور ان کا حل

علامہ محمد بشیر

سوال نمبر 8 - فوت شدہ فرض نمازوں کی قضا بجا آوری بھی کیا واجب ہے؟

سائل حاجی محمد علی تھلوی

سوال نمبر 9 - کیا وضو اور غسل کے لیے پہلے استنجا کرنا ضروری ہے؟

سوال نمبر 10 - سجدہ شکر کی بجا آوری فرائض کے بعد کی جاتی ہے یا سنتوں کے بعد؟

سائل الحاج ماسٹر حسن صاحب
ستر و نپی خیلو

جواب نمبر 8 - بسم اللہ الرحمن الرحیم O جی ہاں فوت شدہ فرض نمازوں کی قضا بجا آوری بھی واجب ہے۔ جس شخص سے کوئی فرض نماز فوت ہو چکی ہو تو وہ خود اس کی قضا بجا لائے۔ اپنی زندگی میں کسی دوسرے کو اجرت دے کر اس کام کو کروانا درست نہیں اگر آدمی انتقال کر جائے اور اس کے ذمہ پر فوت شدہ نمازوں کی قضا باقی ہو تو اس کے وارث حضرات اس کی فوت شدہ نمازوں کی قضا بجا لانے پر مامور ہوں گے۔ وارث حضرات کے لئے یہ بھی درست ہے کہ وہ میت کی فوت شدہ نمازوں کی قضا بجا لانے کے لئے اجرت دے کر کسی اور شخص سے یہ کام کروائیں۔ فوت شدہ نمازوں کی قضا بجا لانے کا واضح حکم فقہ احوط میں باب الصلوۃ کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے باب الاجارہ کے آخری حصے سے بھی اس کا واضح ثبوت مل جاتا ہے مطالعہ کیجئے۔

امید ہے کہ محترم حاجی محمد علی تھلوی صاحب اپنے سوال کے جواب سے ضرور اطمینان کا سانس لیں گے۔

جواب نمبر 9 - بسم اللہ الرحمن الرحیم O مجموعہ شریعت محمدیہ فقہ احوط کی رو سے وضو اور غسل سے قبل پانی سے استنجا کرنا واجب ہے۔ فقہ احوط باب الطہارۃ کا مطالعہ کیجئے۔ توقع کی جاتی ہے کہ محترم فرمان علی ہری کون والے اس جواب کو اپنے لئے تسلی بخش قرار دیں گے۔

کیونکہ استنجا کرنا وضو اور غسل کی صحت کے لئے شرط جواز کا درجہ رکھتا ہے اور شرط جواز ہر حالت میں اپنے مشروط پر مقدم ہوا کرتا ہے۔ لہذا استنجا کے بغیر نہ کوئی وضو درست ہے اور نہ ہی غسل۔ جواب نمبر 10 - بسم اللہ الرحمن الرحیم O سجدہ شکر کی بجا آوری سنتوں کے بعد کی جاتی ہے۔ فرض نمازوں کے بعد سجدہ شکر کی بجا آوری ہمارے بزرگان دین کی عملی زندگی میں دیکھنے میں نہیں آئی ہے۔ دعوات صوفیہ کے بعض قدیم غیر مطبوعہ نسخوں میں سجدہ شکر کی تفصیل یوں مندرجہ نظر آتی ہے۔

1 - صبح کا سجدہ شکر فرض نماز سے پہلے بجا لائی جانے والی دو رکعت سنت نماز کے بعد کیا جاتا ہے اور سجدے میں سو بار یا اللہ یا اللہ O کا ورد کیا جاتا ہے۔

2 - ظہر کا سجدہ شکر آخری سنتوں کے بعد کیا جاتا ہے اور سجدے میں سو بار شکراً شکراً کا ورد کیا جاتا ہے۔

3 - عصر کا سجدہ شکر عصر کی سنتوں کے بعد کیا جاتا ہے اور سجدے میں سو بار احسنسو احسد طوبو O کا ورد کیا جاتا ہے

4 - مغرب کا سجدہ شکر مغرب کی سنتوں کے بعد کیا جاتا ہے اور سجدے میں سو بار اوس اطا اوس اطا O کا ورد کیا جاتا ہے۔

5 - عشاء کا سجدہ شکر سنت عشاء کے بعد کیا جاتا ہے اور سجدے میں سو بار "التوب التوب" کا ورد کیا جاتا ہے۔

6 - وتر کا سجدہ شکر وتر کی نماز سے فارغ ہونے پر کیا جاتا ہے اور سجدے میں سو بار "العفو العفو" کا ورد کیا جاتا ہے۔ ماہ رمضان میں وتر کے دو سجدہ شکر ہیں۔ دعوات صوفیہ کا مطالعہ کے تفصیل کے لئے عام طور پر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے

باقی صفحہ ۱۲۱

(گزشتہ سے پیوستہ)

بقیہ فہرست مستقل خریداران

248 - محمد رضا اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول تھگس
249 - محمد ابراہیم انچارج ہیڈ ماسٹر مڈل سکول غورسے
250 - نجف علی مدرس ہائر سیکنڈری سکول خپلو
251 - محمد حسن انچارج پرائمری سکول کرامنگ خپلو
252 - غلام مہدی مدرس مڈل سکول سلنگ
253 - احمد علی یو ڈی سی براہ بالا
254 - محمد موسیٰ خان اکاؤنٹنٹ ڈی ڈی ای آفس خپلو
255 - محمد اقبال ایگریکلچر آفیسر خپلو
256 - محمد حنیفہ مدرس گربونگ خپلو
257 - محمد علی مچلوی گانچھے آٹو الیکٹریشن خپلو
258 - سودے علی مدرس مڈل سکول خپلو بالا
259 - محمد عارف جماعت ہشتم ہائی سکول خپلو
260 - بابو محمد علی کیشئر اے سی آفس تھگس
261 - محمد یوسف کانسٹیبل تھانہ تھگس
262 - احمد علی کانسٹیبل CIA تھگس
263 - غلام حسن کانسٹیبل تھگس
264 - سلطان علی

سابق چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل تھگس

265 - غلام ہادی ہیڈ کانسٹیبل وائرلیس آپریٹر خپلو
266 - محمد ابراہیم جلیل

محلہ کندوس تھنگ تحصیل مشہ برم بلتستان

267 - علی رضا عابدی طالبعلم ہائی سکول سرموں بلتستان
268 - اخوند روزی محلہ طون سلترو بلتستان
269 - محمد یونس خان محلہ بنی راولپنڈی
270 - احمد سلیم صدر NYF اسلام آباد
271 - آغا زاہد حسین میر واعظ کھرکوہ ڈاکخانہ ڈغونی
272 - غلام حیدر شلترو پٹرول پمپ سکردو
273 - عارف حسین مرحبی گون ڈاکخانہ تھمس
274 - محمد ایوب خان غفاری کواری کالونی کراچی
275 - سید ذوالفقار علی قمر منہاج القرآن اسلامک یونیورسٹی لاہور
276 - فضل علی بلتستانی پنجاب کالونی کراچی
277 - روزی علی مدرس مڈل سکول کونیس علاقہ کریس
278 - نجم الدین صوفی کورنگی کراچی

279 - محمد علی شاہ فیصل کالونی کراچی
280 - مولانا عبدالسلام ناظم اعلیٰ مدرسہ مظہر العلوم تھلے
281 - محمد اقبال جاوید شگری طالب علم مدرسہ مظہر العلوم تھلے
282 - جعفر علی مکان G/169-16 پی او ایف واہ کینٹ
283 - مسز قاسم رضا یونیورسٹی روڈ کراچی
284 - مولانا علی محمد خطیب

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ ضلع یوپی انڈیا

285 - فدا محمد مدرس پرائمری سکول غربی محلہ
286 - محمد تقی متعلم پرائمری سکول کھر کو مندک
287 - غلام محمد ولد علی بقدول محلہ گربونگ خپلو
288 - محمد ابراہیم مدرس محلہ کھانسر خپلو
289 - محمد اقبال سیکرٹری یونین کونسل براہ
290 - عبدالرحمن سٹینو محکمہ LB & RD گانگچھے خپلو
291 - غلام محمد نائب قاصد ہائی سکول خپلو
292 - عبدالکریم مدرس پرائمری سکول سلترو صیت
293 - انجینئر سید جلال الدین کھرکوی

نزد ڈی ایف او آفس ڈویژن سکردو

294 - کاچو عاشق حسین کنسٹیبل خپلو بالا غزائی
295 - نثار علی مچلوی CIA گانچھے خپلو
296 - عبدالغفور چھوربٹ معرفت تھانہ خپلو
297 - غلام مہدی ہیڈ کانسٹیبل عسکری گوند SP آفس خپلو
298 - آغا جعفر شاہ ہیڈ کانسٹیبل SP آفس خپلو
299 - حسین عاصی

خاص مقام و پوسٹ آفس غورسے ضلع گانگچھے

300 - ماسٹر مولانا حیدر مچلوی
301 - سپاہی محمد جو سینوی کیئر آف 5 FPU
302 - محمد بشیر مدرس محلہ گونایار خپلو
303 - حوالدار غلام حسن نوری 6 - این ایل آئی

304 – محمد اشرف سول انجینئر NAPWD کچورا سکردو

305 – غلام مہدی کرتخشہ ویٹرنری سروسز سکردو

306 – انجمن تحفظ اہلیان یوچنگ منظور کالونی کراچی

307 – منشی محمد حسین وزیر پور رحتنڈوپہ شگر

308 – حوالدار کلرک حاجی محمد علی 7 – این – ایل آئی

309 – جعفر علی پی او ایف واہ کینٹ

310 – سید محمد شاہ اطہر سرمیک بلتستان

311 – الطاف حسین سپرنٹنڈنٹ فارسٹ آفس سکردو

312 – غلام مہدی تصوفی 3/10–G ، اسلام آباد

313 – اخوند عبدالستار محمد یولقب کریس بلتستان

314 – اخوند عبدالصمد موضع حسن آباد چھوربٹ

315 – احسان علی دانش چھورکاہ شگر

316 – ماسٹر غلام حیدر کورو بلتستان

317 – دولت علی تھلوی زرعی ترقیاتی بنک سکردو

318 – مولوی محمد یوسف نورانی گزری روڈ کراچی

319 – لانس حوالدار سید محمد حسین – این – ایل آئی

320 – حوالدار غلام حسن نوری 17 – C/O FPU

321 – نائیک غلام حیدر موتین بیٹری – C/O FPU

5

322 – مولانا ماسٹر محمد علی عارف کریس

323 – مولانا محمد علی محلہ ہری کون ڈاکخانہ کورو

324 – مولانا عبداللہ محلہ غوازی

325 – ماسٹر عبدالرحیم محلہ کونیس

326 – سید محمد شریف میر واعظ غورسے

327 – اخوند ابراہیم محلہ پلد سلترو

328 – غلام حیدر سعودی محلہ صیت سلترو

329 – ماسٹر غلام مہدی محلہ غاظلو سلترو

330 – ماسٹر عابدین محلہ گونا سلترو

331 – آخوند محمد سکرمہ ڈنگ کندوس تحصیل مشہ برم

332 – ماسٹر غلام محمد گونا سلترو

333 – اخوند علی گونا سلترو

334 – مولانا غلام علی نوری

پیش امام محلہ ابادن

335 – ماسٹر محمد علی اسد تمیس

336 – موسیٰ محمد پچت کندوس

337 – ماسٹر شکور علی انور کونوداس گلگت

338 – ماسٹر علیشاہ گاگرگ تھلے

339 – محمد حسین نوری ابو ظہبی (متحدہ عرب امارات)

340 – عبدالحمید متحدہ عرب امارات

341 – فدا حسین شار گو متحدہ عرب امارات

342 – حاجی محمد علی عبدو پا ضلع لیہ لداخ انڈیا

343 – اخوند موسیٰ العین ابو ظہبی

344 – شیر علی سعودی عربیہ

345 – اخوند عبدالصمد ڈاکخانہ حسن آباد چھوربٹ

346 – ماسٹر محمد حسین محلہ پرتوک ڈاکخانہ حسن آباد چھوربٹ

347 – غلام حسین عزیزی پلنگپہ ترکری سرموں بلتستان

348 – ریاض حسین طالب علم ہائی سکول سرموں بلتستان

349 – غلام محمد پرائمری سکول لچھت تحصیل مشہ برم

350 – ماسٹر محمد قاسم

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سرمیک

351 – ماسٹر علی خان

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سرمیک

352 – ماسٹر رحمت اللہ ڈاکخانہ سرمیک

353 – ماسٹر محمد حسن سرمیک

354 – ماسٹر احسان علی سرمیک

355 – ماسٹر غلام عباس سرمیک

356 – ماسٹر منظور حسین سرمیک

357 – ماسٹر علی محمد سرمیک

358 – ماسٹر ابراہیم سرمیک

359 – ماسٹر قاسم پرائمری سکول ڈوگسن

360 – ماسٹر غلام محمد گرلز مڈل سکول سرمیک

361 – بابو قربان علی سرمیک

362 – ماسٹر سید حسین پرائمری سکول ڈوگسن

363 – ماسٹر مرزا حسین پرائمری سکول شیلا

364 – ڈاکٹر غلام رسول محلہ گروشکل سرمیک

365 – ماسٹر اعجاز حسین ہائی سکول سرمیک

366 ۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل محمد یونگ سرمیک
367 ۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم محمد یونگ سرمیک
368 ۔ ماسٹر محمد رضا ہائی سکول سرمیک
369 ۔ باجی روبینہ گرلز مڈل سکول سرمیک
370 ۔ محمد حسین حالی محمد یونگ سرمیک
371 ۔ پٹواری محمد الیاس سرمیک
372 ۔ اوور سیئر اشرف حسین سرمیک
373 ۔ پٹواری محمد حسن سرمیک
374 ۔ محمد حسن انچارج پرائمری سکول کرامنگ خپلو
375 ۔ ماسٹر غلام نبی بلغار گونمایار
376 ۔ محمد ابراہیم سینوی ماڈل ہائی سکول خپلو پائین
377 ۔ مولانا محمد علی منور 458 سی 20 واہ فیکٹری
378 ۔ انجمن محفظ اطیبان یوچنگ کراچی
379 ۔ صوفی عبدالرحمن ڈینٹل اسسٹنٹ، خپلو
380 ۔ غلام حسین سیکرٹری ایل بی آر ڈی خپلو گانچھے بلتستان
381 ۔ صوفی محمد موسیٰ علی ڈسپنسر، عسکری گون خپلو بلتستان
382 ۔ مولانا محمد اسحاق خطیب جامع مسجد چقچن خپلو بلتستان
383 ۔ محمد بشیر، SHO ، خپلو، گانچھے بلتستان
384 ۔ اخوند محمد ہیڈ کلرک سترونپی خپلو بلتستان
385 ۔ مولانا محمد باقر ٹیچر ہائی سکول کریس سکردو بلتستان
386 ۔ اعجاز حسین ولد حاجی عبدالرحیم گربوں خپلو بلتستان
387 ۔ عبدالرحمن سٹینو LB & RD خپلو گانچھے بلتستان
388 ۔ محمد علی نمبردار ترکری سرموں گانچھے بلتستان
389 ۔ سید ذاکر حسین TGT گورنمنٹ ہائی سکول سکسہ گانچھے بلتستان
390 ۔ [illegible] موسیٰ [illegible] سترونپی خپلو گانچھے بلتستان
391 ۔ سید مہدی شاہ میر واعظ ہلدی گانچھے بلتستان
392 ۔ نذیر حسین سٹینو LB & RD خپلو گانچھے بلتستان
393 ۔ انور حسین طالب علم براہ پائین گانچھے بلتستان
394 ۔ ڈائریکٹر بلتستان نوروز ضلع گانچھے خپلو
395 ۔ غلام رسول 3 این ایل آئی بٹالین
396 ۔ حوالدار علی جان براہ معرفت، 4 ۔ NLI

(جاری ہے)

جامعہ اسلامیہ نور بخشیہ خپلو چھی

محمد رضا بگی خپلو

یہ ادارہ 1989ء 14 محرم کو قائم ہوا جس کا باقاعدہ افتتاح مرحوم سید عون علی صاحب نے فرمایا۔ ادارے کے لئے راجہ فتح علی خاں مرحوم نے زراعی اراضی عنایت کی جس جوش و جذبے کے ساتھ اس کی بنیاد رکھی گئی تھی اب تک یہ ادارہ اسی جوش و جذبے کے ساتھ چل رہا ہے۔

ہر سال محرم کو بڑے دھوم دھام سے اس کا یوم تاسیس منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر بڑا جلسہ کیا جاتا ہے۔ جس میں علاقے کے علماء، زعماء، عوامی نمائندے اور سرکاری افسران کی بڑی تعداد شرکت کرتے ہیں۔

علماء کرام علم کی اہمیت اور فراغ علم کی ضرورت پر تقاریر کرتے اور لوگوں کو علم کی طرف راغب کرتے ہیں۔

سال بھر میں بہتر کارکردگی دکھانے والے اور امتحانات میں پوزیشن لینے والے طلباء و طالبات کو انعام و اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ ادارہ قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا لیکن تعداد طلباء کے لحاظ سے یہ خپلو کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اس وقت طلباء کی کل تعداد 497 ہے۔ ان طلباء و طالبات میں 20 فقہ احوط، 42 دعوات الصوفیہ اور باقی قرآن شریف لیول کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

فقہ احوط پڑھنے والی طالبات ترجمہ قرآن بھی پڑھ رہی ہیں۔ اتنی کثیر طلباء کو پڑھانا کارے دارد کے مصداق ہے چنانچہ فی الوقت سات اساتذہ کی خدمات حاصل ہیں۔

خپلو کے مشہور عالم دین (1) جناب الحاج اخوند محمد ابراہیم صاحب ڈنس صدر مدرس ہیں اور جناب اخوند محمد علی صاحب (2) اخوند فدا علی صاحب (3) جناب کاچو ولایت صاحب (4) جناب خورشید عالم صاحب (5) محترمہ اچو ذکیہ صاحبہ (6) محترمہ اچو فاطمہ بیگم ان کے معاون ہیں۔ یہ سب بڑی محنت لگن اور مشنری جذبے کے ساتھ طلباء کو پڑھاتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ نور بخشیہ چھی کا کوئی مستقل ذریعہ آمدن

باقی صفحہ ۳۲

دنیائے تصوف کی خبریں

جی ۔ ایچ ۔ معروفی



مراد علی جوائنٹ سیکرٹری

دینی مدارس کی امداد کی بندش پر اظہار افسوس

15 مئی 1995ء کو مرکزی جوائنٹ سیکرٹری نور بخشیہ فیڈریشن پاکستان مراد علی نے یوتھ فیڈریشن مرضی گنگ یونٹ کا دورہ کیا اس موقع پر ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس سال گورنمنٹ کے منظور شدہ دینی مدارس کو زکواۃ فنڈ کی امداد سے محروم رکھا گیا ہے مگر ہمارے دینی و ملی رہنما ٹس سے مس نہیں ہوئے۔

انہوں نے کہا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ناردرن ایریا کے دیگر ضلعوں اور ضلع گانچھے کے لئے الگ الگ قانون بنائے گئے ہیں تاکہ اس ضلع کے سواد اعظم کو کسی قسم کا فائدہ نہ پہنچ سکے اس کے باوجود عوامی نمائندوں کی پراسرار خاموشی حیران کن ہے دینی رہنماؤں اور ان مدارس کے منتظمین کو چاہئے کہ وہ آگے آئیں اور عوامی نمائندوں سے مل کر حکومت کو اپنی گہری تشویش سے آگاہ کریں۔

مرکزی جوائنٹ سیکرٹری NYF کا مشہ بروم یونٹ کا دورہ

مرکزی جوائنٹ سیکرٹری نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان مراد علی صاحب ایک خصوصی مہم کے سلسلے میں مشہ بروم سب ڈویژن تھگس پہنچے تو ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ موجودہ حکومت نے ضلع گانچھے کے عوامی نمائندوں کو نظر انداز کر کے اس ضلع کے عوام کے ساتھ زیادتی کی ہے لہٰذا انصاف کا تقاضا ہے کہ وفاقی حکومت اصلاحات کے ذریعہ ضلع گانچھے سے بھی مشیر لے۔ اس موقع پر انہوں نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ اس سال دینی مدارس کو بھی زکواۃ فنڈ سے ملنے والی امداد سے محروم رکھا گیا ہے۔ یوں اس ضلع کے عوام کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا رویہ اپنایا گیا ہے۔ اس موقع پر صدر این۔ وائی۔ ایف تھگس یونٹ ایکس حوالدار علی اور جنرل سیکرٹری سید نثار علی کاظمی نے اپنے مشترکہ بیان میں عوام سے متحد رہنے اور اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کرنے کی اپیل کی۔

رپورٹ سید نثار علی کاظمی
جنرل سیکرٹری NYF تھگس یونٹ

مرکزی جوائنٹ سیکرٹری NYF کا دورہ ہلدی یونٹ

14 جون کو مرکزی جوائنٹ سیکرٹری نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان نے ہلدی یونٹ کا دورہ کیا اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے عوام اور علماء سے اپیل کی کہ وہ فروعی اختلافات کو پس پشت ڈال کر اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے خاص کر علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ چھتن جیسی تاریخی جامع مسجد میں کئے گئے فیصلوں پر عمل کر کے دین دوستی کا ثبوت دیں ورنہ تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

تنظیم سلترو سیاچن کراچی یونٹ کے سالانہ انتخابات

تنظیم سلترو سیاچن کراچی یونٹ کے سالانہ انتخابات جناب محمد ابراہیم اور محمد اسحاق جلال کی زیر نگرانی ہوئے اس موقع پر سابقہ صدر عابد حسین نے نئے عہدیداروں کو مبارک باد دی اور علاقائی سطح پر تنظیم کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ کراچی میں مقیم سلترو کے تمام نوجوان نے مرکزی کابینہ کو ان کی کوششوں سے تنظیم کو رجسٹرڈ کرانے کی کامیابی پر مبارک باد دی۔

منتخب عہدیداران کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

1 ۔ محمد ابراہیم، صدر
2 ۔ علی محمد، نائب صدر
3 ۔ غلام نبی، جنرل سیکرٹری
4 ۔ ذاکر علی، ڈپٹی جنرل سیکرٹری
5 ۔ غلام علی، فنانس سیکرٹری
6 ۔ زاہد علی، ڈپٹی فنانس سیکرٹری
7 ۔ عیسیٰ علی جوائنٹ سیکرٹری

پاکستان بیت المال کے چیئرمین جناب نیر حسین بخاری سے نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن گانچھے کے وفد کی ملاقات

مورخہ 17 جون 1995ء کو پاکستان بیت المال کے چیئرمین جناب نیر بخاری سے شیلو ریسٹ ہاؤس میں جناب بیگو غلام مہدی سابق صدر NYF کراچی کی قیادت میں این وائی ایف گانچھے کے وفد نے ملاقات کی۔ وفد میں NYF گانچھے کے جنرل سیکرٹری جناب احمد علی، براہ یونٹ کے صدر جناب الف دین اور گلشن کبیر کے وائس چیئرمین وغیرہ شامل تھے۔

نیز اس استقبالیہ پارٹی میں ضلع گانچھے کے این اے کونسل کے ممبران جناب محمد اقبال، جناب فدا حسین زیدی، جناب محمد اسماعیل اور چیئرمین میونسپل کمیٹی جناب محمد یوسف کے علاوہ علاقے کے دوسرے نمائندے بھی موجود تھے۔

اس موقع پر جناب مہدی بیگو نے شیلو میں موجود شاہ ہمدان لائبریری کے لئے فنڈ کے سلسلے میں ایک یادداشت پیش کی۔ نیز ضلع گانچھے میں لائبریری کی اہمیت اور بلتستان میں شاہ ہمدان کی اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔

جناب نیر بخاری صاحب نے لائبریری کے لئے مبلغ 25 ہزار روپے کی کتابیں دینے کا اعلان کیا۔

نیز غلام مہدی بیگو نے اپنے خطاب میں ضلع گانچھے کی مشیری کے سلسلے میں NYF کے موقف سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ ضلع گانچھے کے تینوں ممبران این اے کونسل کے غیر مشروط طور پر PPP میں شامل ہونے کے باوجود مشیری سے محروم رکھنا قابل افسوس ہے۔

ایم ۔ایچ ۔کاشف
لائبریرین

اس مادی دور میں جبکہ معاشرے میں ادبی رسالوں اور مذہبی کتابوں کی کمیابی ہے۔ آپ نے "نوائے صوفیہ" کا اجراء کر کے گلستان صوفیہ میں ایک انقلاب برپا کیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ آپ کے اس جذبے کو رب العزت قبول کریں اور "نوائے صوفیہ" تمام فرزندان توحید کے لئے افادیت کا باعث ہو۔

قرارداد

انجمن نوربخشیہ شیلو خاص مقیم کراچی نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں یہ قرارداد بھاری اکثریت سے منظور کی ہے کہ انجمن ہذا تمام نوربخشی عوام کے تعاون سے اسلام آباد اور راولپنڈی میں ایک عظیم الشان عمارت بنام "ایوان نوربخش" تعمیر کرے گی اس سلسلے میں صدر تنظیم موسیٰ خان صاحب اسلام آباد، پنڈی، اور بلتستان کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں۔ لہذا عوام سے تعاون کی اپیل ہے۔

ایم ابراہیم
سیکرٹری نشرواشاعت

تعاون کیا ہے جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

سردار محمد عبد القیوم خان وزیر اعظم آزاد کشمیر اور سر پرست شاہ ہمدان انٹرنیشنل اسلامک ایسوسی ایشن نے امیر کبیر میر سید علی ہمدانی کی جلیل القدر خدمات کا ذکر کیا آپ نے کہا کہ ایسی ہستیاں شاذو نادر ہی دنیا میں پیدا ہوتی ہیں۔آپ نے کہا کہ شاہ ہمدان کو علامہ اقبال نے جاوید نامہ میں سالار عجم قرار دیا ہے اور سید السادات قرار دیا ہے۔اس سے یہ اخذ نہ کیا جائے کہ وہ سادات برادری کے سردار تھے بلکہ سب سرداروں کے سردار تھے اور تقدیر امم یعنی بہت سی امتوں کی تقدیر کے معمار قرار دیا ہے۔ صرف ایک کشمیری قوم کا سالار قرار نہیں دیا۔آپ نے کہا کہ کھوٹ کی بڑی اہمیت ہے اور اس جگہ کو ترقی دینے میں ہم جس قدر ہو سکا تعاون کریں گے۔آپ نے اسلامک شاہ ہمدان ایسوسی ایشن کی کوششوں کی تعریف کی جو وہ دس سال سے کر رہی ہے۔

اس کے بعد پیر سلطان علی شاہ نے جامع دعا فرمائی۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول نوکوٹ مسٹر نور الہدیٰ نے وزیر اعظم آزاد کشمیر اور دوسرے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ کہ وہ دور دور کے علاقوں سے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے۔اس کے بعد وزیر اعظم آزاد کشمیر نے شاہ ہمدان پبلک سکول نوکوٹ میں اعزاز کے ساتھ امتحانات پاس کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔اس کے بعد جملہ حاضرین کو جائے نماز پیش کی گئی۔اس کے بعد زیارت شاہ ہمدان واقع کھوٹ پر گئے اور وہاں فاتحہ پڑھی گئی۔اس جگہ سردار سکندر حیات خان صدر آزاد کشمیر نے ایک تختی نصب کی تھی۔اب وزیر اعظم نے اس جگہ کولاب میں واقع مزار حضرت شاہ ہمدانؒ کے ماڈل کے مطابق یادگار تعمیر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا

اس کے بعد ایبٹ آباد کے ایک ہوٹل میں وزیر اعظم آزاد کشمیر نے ۲۰ مئی کی ہڑتال کی وجہ سے بعض مہمان نہ آسکے اور منتظمین کو بھی بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان پر قابو پایا گیا اور یہ کانفرنس بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔

روحانی تربیت کے روح پرور پروگرام

امسال نومبر 1994 ء سے فروری 1995 ء تک کے چار مہینے اہل تصوف کے لئے غیر معمولی تعلیم و تربیت اور عملی ٹریننگ کی حیثیت سے یادگار رہیں گے۔ان مہینوں میں مختلف مقامات پر یک روزہ، سہ روزہ اعتکاف کے کئی پروگرام انعقاد پذیر ہوئے جن میں سینکڑوں نوجوانوں نے بھرپور حصہ لیا اس طرح بہت سے علاقوں کی کایا پلٹ گئی ہے۔محتاط اندازے کے مطابق جناب اخوند محمد ابراہیم کی ہدایت پر اخوند حسن آف خپلو کی زیر نگرانی 742 افراد اور اخوند رستم علی انجم سلینگ کی زیر نگرانی 718 افراد براہ راست ان تربیتی پروگراموں میں شریک ہوئے۔اس طرح رمضان المبارک کا پورا مہینہ مختلف مساجد اور خانقاہوں میں اعتکاف نشینی کے روح پرور محفلوں میں تمام ہوا۔ان میں سے خانقاہ نور بخشیہ کورو، بلغار، ذوغنی، کھر کو گرونگ، مندیک، براہ، چھتیچن، باقرپی گند، سینو، تھگس، فرانو، سسہ، ذاؤ کے علاوہ مختلف محلہ مساجد میں بھی اہتمام ہوا۔آخری تقریبات میں مولانا محمد ابراہیم فیضی محسن علی، مولانا عبد السلام، اخوند ابراہیم، سید محمد علی شاہ، اخوند حیدر کروی، شکور علی انور، رستم علی انجم، عبد الحمید، اخوند علی سترونپی، سید بشارت حسین کوروی، سید محمد شاہ، بلغاری، مراد علی نوری، غلام حسین نورانی سید ذاکر حسین، مولوی شیر علی اور راقم الحروف کے علاوہ بہت سے دوسرے علماء نے خطاب کیا۔اس طرح ان مبارک موقعوں سے ہزاروں نور بخشی مستفید ہوئے۔

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ آج کل اعتکاف کے پروگراموں کی وجہ سے بلتستان میں بہت بڑی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ خپلو خاص میں کئی مسجدیں جو طویل عرصہ سے مرثیہ خوان ہیں کہ نمازی نہ رہے کے مصداق تھے۔ان پروگراموں کی بدولت آباد کی گئی ہیں۔حتیٰ کہ نمازیوں کی کثرت کی بناء پر ان کی وسیع پیمانے پر توسیع شروع ہو گئی ہے اور بہت سی مسجدوں کی توسیع اگلے سال ہونے والی ہے۔علاوہ ازیں جہاں پوری دنیا میں معاشرہ بگڑ رہا ہے۔برائیوں اور جرائم میں بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے۔ خپلو کا بالخصوص اور باقی نور بخشی علاقوں کا معاشرہ بالعموم بہتر ہوا ہے۔

واضح رہے کہ اعتکاف سلسلہ نور بخشیہ کے بزرگوں کا مرغوب ترین عمل رہا ہے۔ اعتکاف کے اصول و قواعد اور احکام و آداب پر بزرگوں کی باقاعدہ کتابیں موجود ہیں۔ مگر دور غلامی اور زمانہ انحطاط میں یہ بہترین عمل تقریباً متروک ہو گیا جس کی وجہ سے ہم روحانی انحطاط کا شکار ہوئے اور کچھ علاقوں سے ہمارے ظاہری و معنوی وجود کا خاتمہ ہو گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بزرگوں کی کتابوں کو پیش نظر رکھ کر اعتکاف کے پروگرام کو وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے اور اس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تربیت دی جائے۔ (مراسلہ نگار: غلام حسن سنو)

نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن ہلدی یونٹ کے کونسل آف گائیڈنس اور عہدیدار درج ذیل ہیں۔

1 ۔ سید مہدی شاہ صاحب سیر واعظ ہلدی، چیئرمین کونسل آف گائیڈنس
2 ۔ مولوی محمد ابراہیم، ڈپٹی کونسل آف گائیڈنس
3 ۔ اخوند محمد ابراہیم، ممبر کونسل آف گائیڈنس
4 ۔ اخوند حسین، ممبر کونسل آف گائیڈنس
5 ۔ محمد اسماعیل سرکردہ ہلدی، ممبر کونسل آف گائیڈنس
6 ۔ فدا حسین سرکردہ ہلدی، ممبر کونسل آف گائیڈنس
7 ۔ غلام محمد، ممبر کونسل آف گائیڈنس

نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن ہلدی کے اراکین مندرجہ ذیل ہیں:

1 ۔ سید محمد شمیم کاظمی، صدر
2 ۔ شیر علی، نائب صدر
3 ۔ غلام عباس، جنرل سیکرٹری
4 ۔ محمد حسین، ڈپٹی جنرل سیکرٹری
5 ۔ محمد ابراہیم سا ، فنانس سیکرٹری
6 ۔ محمد ابراہیم سا ، ڈپٹی فنانس سیکرٹری
7 ۔ محمد یوسف، قاصد
8 ۔ محمد اشرف، جوائنٹ سیکرٹری
9 ۔ غلام محمد، ڈپٹی جوائنٹ سیکرٹری
10 ۔ محمد الیاس، پروپیگنڈہ سیکرٹری
11 ۔ محمد حسین، ڈپٹی پروپیگنڈہ سیکرٹری

غواڑی کا دینی مدرسہ تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نور بخشیہ سرمک کے ذریعے چلانے کا فیصلہ

تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نور بخشیہ سرمک نے موضع غواڑی میں تنظیم ہذا کی شاخ کھولنے کے سلسلے میں دورہ کیا۔ اس دورہ میں کابینہ کے تمام اراکین موجود تھے۔ اس سلسلے میں خانقاہ معلیٰ غواڑی میں باقاعدہ جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعد میں ناظم اعلیٰ جامعہ شاہ ہمدان سرمک جناب مولانا غلام علی صاحب نے اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دین حقہ کی ترقی اور ترویج باعمل علماء کرام ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ اور باعمل علماء بننے کے لئے دینی مدارس کا قیام نہایت ضروری ہے انہوں نے کہا کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ طلباء مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے مستفید ہو رہے ہیں۔ غواڑی کے اس پسماندہ گاؤں میں اسلامی مدرسہ کا قیام ضروری سمجھتے ہوئے تنظیم ہذا نے دینی جذبہ سے سرشار ہو کر غواڑی میں دینی مدرسہ کا نظم و نسق چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اقدامات کو غواڑی کے اہل تصوف نے خوب سراہا اور تنظیم کا شکریہ ادا کیا۔ سید محمد شاہ اطہر نے اپنی تقریر میں اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تنظیم ہذا اس طرح کے کئی مدارس بعض دیگر علاقوں میں بھی احسن طریقے سے چلا رہی ہے۔ لہٰذا خدا کی مدد شامل حال رہی تو کوئی وجہ نہیں کہ غواڑی کے نور بخشی عوام بھی دینی علوم اور امور سے مستفید نہ ہوں۔ وفد نے طیلو جا کر فقیر محمد ابراہیم صاحب کو حج بیت اللہ سے واپسی پر مبارکباد دی فقیر صاحب موصوف نے فرمایا کہ اس مادی دور میں ہر فرد بشر کے لئے تزکیہ نفس کے بغیر امن و سکون راحت اور دوسری معاشرتی پریشانیوں سے فراغت ممکن نہیں۔

احسان علی دانش
سیکرٹری نشرواشاعت

تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نور بخشیہ سرمک (رجسٹرڈ) پر ایک نظر

تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نور بخشیہ سرمک کا قیام سات سال پہلے عمل میں آیا۔ تنظیم کی بنیاد رکھنے کا شرف ہوا محمد صادق کو حاصل ہے۔ ان سات سالوں میں تنظیم نے سرمک کے مذہبی، معاشرتی اور سماجی نظم و نسق کو احسن طریقے سے چلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ان سات سالوں میں تین بار نئی کابینہ کا انتخاب ہوا۔ تنظیم نے سرمک سے سینکڑوں مقدمے تھانہ یا کورٹ کی بجائے ثالثی کمیٹی کے ممبران اور چیئرمین کے فیصلے پر رفع دفع کئے۔ شادی بیاہ کی تقریبات میں بے جا رسومات اور اخراجات کو ختم کیا گیا۔ تنظیم ہذا کی زیر نگرانی ایک اسلامی مدرسہ جو کہ جامعہ شاہ ہمدان کے نام سے منسوب ہے۔ احسن طریقے سے چل رہا ہے مذکورہ جامعہ کے علاوہ سرمک کے مضافات میں مزید پانچ مدرسوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جن میں ڈونگس، یولنگ، ژھوژھر، پندہ اور شیلا شامل ہیں۔ اس طرح

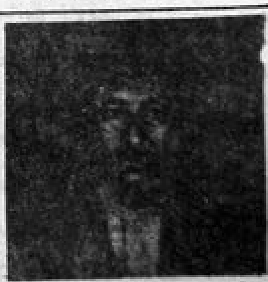
بچوں کو مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔

پچھلے ایک سال سے تنظیمی امور پر جمود طاری تھا اور ہر فلاحی کام رکا ہوا تھا۔ سالانہ اور ماہانہ چندے کے نظام میں کچھ خلل پڑا ہوا تھا۔ ایسے میں نئے ابھرتے ہوئے باشعور اور تعلیم یافتہ نوجوان طبقے نے ایک بار پھر نئی کابینہ کو منتخب کیا جو کہ تنظیم کے آئین کے مطابق ہے۔

عہدیداروں کے نام اور عہدے درج ذیل ہیں۔

1 ۔ محمد الیاس غازی، نگران اعلیٰ
2 ۔ سید حسین شاہ، صدر
3 ۔ اعجاز حسین، نائب صدر
4 ۔ سعادت حسن، سیکرٹری جنرل
5 ۔ محمد یوسف، جوائنٹ سیکرٹری
6 ۔ احسان علی دانش
7 ۔ نثار احمد، فنانس سیکرٹری
8 ۔ محمد الیاس، رابطہ سیکرٹری
9 ۔ محمد رضا، آفس سیکرٹری
10 ۔ محمد اسماعیل، خزانچی
11 ۔ غلام مہدی، چیئرمین چندہ کمیٹی
12 ۔ غلام علی چچا، ناظم اعلیٰ جامع شاہ ہمدان سرمک

سیکرٹری نشرواشاعت
تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نور بخشیہ



سید حسین شاہ صدر



سعادت حسن سیکرٹری جنرل



محمد یوسف جوائنٹ سیکرٹری



محمد الیاس غازی نگران اعلیٰ

باقی صفحہ ۳۱

مراسلات

ایڈیٹر کا مراسلہ نگار کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ہومیو ڈاکٹر ایم۔اے شاہد

16 ۔ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کی خبروں کو نمایاں جگہ دینے پر تہہ دل سے مشکور ہوں۔آئندہ رسالہ جلدی ارسال کیا کریں۔تاکہ بروقت اس کی فروخت ممکن ہوسکے۔والسلام

محمد باقر دارا
صدر نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن (پاکستان)
کراچی

17 ۔ نوائے صوفیہ اہل تصوف کے لئے اندھیرے میں روشنی کا مینار ثابت ہو رہا ہے۔جو کہ اس مسلک کے لئے تبلیغ دین کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی دے آمین

احمد علی یوچنگ
مرکزی رابطہ سیکرٹری این وائی ایف
پاکستان

18 ۔ نوائے صوفیہ شمارہ نمبر6 میں مضمون مجموعہ شریعت محمدیہ شامل نہ ہونے کا بہت دکھ ہوا۔شمارہ نمبر7 میں دوبارہ آنے پر بہت خوشی حاصل ہوئی اس مضمون کے لئے زیادہ سے زیادہ جگہ دیا کریں۔تاکہ فقہی مسائل سے عوام زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔مولانا علی محمد ہادی کی شاندار کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔مولانا ہادی صاحب اور مولانا غلام رسول صاحب جیسی عظیم ہستیوں کی وجہ سے شگر میں تصوف کی روشنی پھیل رہی ہے۔والسلام

علی حسن شگری
محمود آباد کراچی

19 ۔ نوائے صوفیہ ایک علمی اور ادبی رسالہ ہے جس میں زیادہ سے زیادہ دینی معلومات شامل ہونی چاہئیں۔اس میں صرف شاہ ہمدان پر مضامین شائع ہو رہے ہیں۔خطوط بھی زیادہ شائع نہ کریں۔

ایچ وائی نورانی
یوچنگ گانچھے بلتستان

20 ۔ نوائے صوفیہ کے اجراء سے ہم بچوں کی مذہبی معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔

محمد احسان شگر
جماعت ششم

21 ۔ نوائے صوفیہ بفضل تعالیٰ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔خصوصاً علامہ صاحب کا مضمون آپ کے مسائل اور ان کا حل۔مولوی حمید صاحب کا مضمون القرآن بہت پسند آیا۔غلام حسن نوربخشی کے مضامین تسلسل سے شائع کریں۔شکریہ

غلام عباس طالب علم
بلدی

22 ۔ نوائے صوفیہ اب بین الاقوامی سطح پر مقبول ہو رہا ہے اپریل کے شمارے میں بیرون ممالک سے ارسال کردہ مضامین اور خطوط پڑھ کر انتہائی خوشی حاصل ہوئی

عبدالرحیم سیکتوا
جنرل سیکرٹری این وائی ایف
کراچی

23 ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ نوائے صوفیہ کے اجراء سے مذہب صوفیہ کی روشنی ہر طرف پھیل رہی ہے۔اس جریدے میں زیادہ سے زیادہ شاہ سید محمد نوربخش پر مضامین شائع کیا کریں۔

محمد اقبال سرکی
ہائی سکول سکردو

باقی صفحہ ۳۱

حضرت لال شہباز قلندر کے مزار پر حاضری

تنظیم نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سرکل کراچی یونٹ کے ممبران نے سیون شریف درگاہ شہباز قلندرؒ کا ایک مطالعاتی دورہ کیا۔ جس کی قیادت یونٹ کے صدر جناب محمد حسن دلشاد نے کی۔ دورے کے دوران وفد نے سب سے پہلے مشہور صوفی بزرگ حضرت تخی لال شہباز قلندرؒ کے درگاہ عالیہ پر حاضری دی اور پھولوں کی چادر چڑھائی اور فاتحہ خوانی کی۔ بعد میں درگاہ کے مختلف حصے دیکھے اور اس کی تزئین وآرائش سے متاثر ہوئے۔

حضرت تخی لعل شہباز قلندرؒ کا شمار ان بزرگ ہستیوں میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے سندھ میں اسلام کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور انہی بزرگوں کی مرہون منت وادی مہران اسلام کی تہذیب و تمدن کا ہمیشہ سے گہوارہ رہا ہے اور یہ باب الاسلام کہلاتا ہے۔

جی۔ آر۔ شاہین اینڈ ثاقب

NYF پاکستان کے مرکزی وفد کا ملک گیر دورہ

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کا مرکزی وفد جلد ملک گیر تنظیمی دورہ کرے گا۔ دورے کے دوران این وائی ایف کے یونٹوں کے علاوہ علمائے کرام۔ دانشوروں اور تمام مکاتب فکر کے لوگوں سے ملاقات کی جائے گی۔

امکان ہے کہ اس وفد کی قیادت این وائی ایف کے مرکزی صدر جناب محمد باقر صاحب کریں گے۔

اس وقت مرکزی کابینہ فنڈ کے سلسلے میں کراچی کی سطح پر چندہ کر رہی ہے اور نوربخشی عوام اس چندہ مہم میں دل کھول کر عطیات دے کر تنظیم کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔

یاد رہے این وائی ایف مسلک نوربخشیہ کی واحد نمائندہ تنظیم ہے لہذا تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اپنی صفوں میں اتحاد واتفاق قائم رکھیں اور اسلام کی سربلندی کے لئے این وائی ایف کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

مرکزی آفس این وائی ایف
کراچی

تقریری مقابلہ

منظور کالونی کراچی میں تحریک اتحاد نوربخشیہ شگر کراچی زون کے سالانہ تقریری مقابلے کا انعقاد ہوا۔ جس میں تحریک کے کارکنوں کے علاوہ ہر طبقۂ فکر سے تعلق رکھنے والے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مقابلے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس میں شیر محمد شیرازی نے اول پوزیشن اخوند محمد اسحاق نے دوسری اور مولانا محمد یوسف نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

تحریک اتحاد نوربخشیہ شگر
کراچی زون

این وائی ایف (N Y F) پاکستان کے مرکزی عہدیداروں کا کورنگی یونٹ کا دورہ

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کے مرکزی عہدیداروں نے عوامی رابطے کے سلسلے میں کورنگی کا دورہ کیا۔ جونہی کورنگی عوامی کالونی پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

بعد از نماز جمعہ سرکل ہاؤس میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب محمد باقر دار صاحب نے کی۔ تقریب میں این وائی ایف کورنگی یونٹ کے اراکین و ممبران سمیت کورنگی کے عوام کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے این وائی ایف کورنگی یونٹ کے جوائنٹ سیکرٹری غلام رسول تائب نے مرکزی عہدیداروں کو کورنگی کا دورہ کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے تقریر میں کورنگی یونٹ کی کارکردگیوں پر تفصیلی بحث کی۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ آگے بڑھیں اور ملت نوربخشیہ کی ترویج وترقی کے لئے این وائی ایف کے ہاتھ مضبوط کریں کیونکہ این وائی ایف ہی واحد تنظیم ہے جو ملت کے حقوق کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کورنگی یونٹ کے صدر جناب محمد حسن صاحب ملت نوربخشیہ کی ترویج وترقی میں کورنگی یونٹ کی کردار پر بھرپور روشنی ڈالی۔ اور یقین دلایا کہ کورنگی یونٹ مرکز کے ساتھ مل کر

نوربخشی عوام کی حقوق کی پاسداری کے لئے ہر وقت سربکف رہیں گے۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ مذہب حقہ کے خلاف ہونے والی سازشوں کا قلع قمع کرنے کے لئے یک جان ہوجائیں مرکزی جنرل سیکرٹری جناب عبدالرحیم سیکتوا صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا ملت نوربخشیہ کی اتحاد واتفاق کے لئے کورنگی عوام کی کوششوں کو بہت یادرکھا جائے گا۔ انہوں نے کورنگی یونٹ کی گزشتہ کارکردگیوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ کورنگی یونٹ مذہب حقہ کی بلند ترقی و درجات اور عوام میں اتحاد ویگانگت پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے گا۔ مرکزی صدر جناب محمد باقر دارا صاحب نے خطبہ صدارت پیش کرتے ہوئے مرکزی کابینہ کی حوصلہ افزائی اور والہانہ استقبال کرنے پر عوام کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے این وائی کی پالیسیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نظریاتی کونسل میں مسلک نوربخشیہ کی نمائندگی اور فقہ احوط کو رجسٹرڈ کرنا مرکزی کابینہ کے اولین ایجنڈوں میں شامل ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ این وائی ایف کے اراکین اس وقت تک جدوجہد جاری رکھیں گے جب تک ملت کو اس کے جائز حقوق نہیں ملیں گے۔ انہوں نے ملت کو درپیش موجود چیلنجوں کا ذکر کرتے ہوئے عوام پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد رکھیں اور صبرو تحمل سے کام لیں تاکہ متحد ہوکران مسائل کا سامنا کرسکے۔

آخر میں این وائی ایف کورنگی یونٹ کے جنرل سیکرٹری غلام رضا نے ایک قرارداد پیش کی جسے متفقہ طور پر منظور کیا گیا اور عوام سے اپیل کی گئی کہ ملت نوربخشیہ کے امنگوں کے واحد ترجمان ماہنامہ نوائے صوفیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے۔

پریس سیکرٹری
این وائی ایف کراچی

مستقل خریدار نوٹ فرمالیں

ادارہ نوائے صوفیہ نے مستقل خریداروں کے لئے خریداری نمبر الاٹ کیا ہے۔ جو پتے کے ساتھ تحریر ہے۔ مستقل خریداروں سے گزارش ہے کہ وہ آئندہ خط وکتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور لکھا کریں تاکہ ادارہ آپ کی بہتر خدمت کرسکے۔

ادارہ



احمد علی شاہین

این وائی ایف پاکستان آپ کے ماہنامہ نوائے صوفیہ کے ذریعے ان تمام علمائے کرام طلباء کرام دانشور حضرات جو کہ دینی خدمات میں مصروف عمل ہیں، سے رابطہ کا خواہشمند ہے کسی بھی تنظیم ادارہ اور مسلک کے لئے رابطہ بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ رابطہ کے بغیر انسانی نظریات اور خیالات کا تبادلہ ناممکن ہے۔ مسلک نوربخشیہ میں بھی رابطہ کی کمی کی وجہ سے لوگ افراتفری کا شکار ہیں اور مختلف نظریات میں منقسم ہیں۔ لہٰذا اس کے کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے این وائی ایف پاکستان کے مرکزی رابطہ سیکرٹری کے حیثیت سے میں تمام علمائے کرام۔ طلباء کرام اور دانشور حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے مفید مشوروں زرین خیالات اور اپنے علاقہ میں دینی سرگرمیوں اور دیگر حالات سے آگاہ کرتے رہے۔ نیز این وائی ایف پاکستان کے تمام یونٹس سے بھی استدعا ہے کہ آئندہ سے ممبرشپ فارم کی طلبی اور دیگر پوسٹرز کے سلسلے میں درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

1 ۔ مرکزی دفتر پلاٹ نمبر1712 ، دکان نمبر5 ، این وائی ایف پاکستان گلی نمبر32 ، لیاقت اشرف کالونی نمبر2 محمود آباد نمبر6 ، کراچی نمبر44 پوسٹ کوڈ نمبر75460۔

یا

2 ۔ یوچنگ ہاؤس 304/B ، گلی نمبر12 ، آئی سیکٹر منظور کالونی کراچی نمبر44

ہم نوائے صوفیہ کی مسلسل اشاعت سے لاکھوں فرزندگان ملت کے دل جیتنے پر نوائے صوفیہ کے ادارہ کو سلام پیش کرتے ہیں۔ نیز این وائی ایف کے تمام اشتہارات کو اپنے ماہنامہ میں جگہ دینے پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

احمد علی شاہین
مرکزی رابطہ سیکرٹری
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن

مجلس عاملہ کا انتخاب

عوامی کالونی کورنگی کراچی میں تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سرک کراچی یونٹ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت کراچی یونٹ کے صدر جناب محمد حسن دلشاد صاحب نے کی۔ اجلاس میں درج ذیل امیدواروں کو مجلس عاملہ کے لئے نامزد کیا گیا۔ اور صدر یونٹ جناب محمد حسن دلشاد صاحب نے حلف لیا۔

۱۔ محمد عبداللہ، چیئرمین
۲۔ نثار احمد، ڈپٹی چیئرمین
۳۔ ذاکر حسین ـــــ، ممبر
۴۔ شجاعت علی، ممبر
۵۔ شجاعت حسین، ممبر
۶۔ محمد ابراہیم شوق، آفس سیکرٹری
۷۔ محمد رضا عاصی، فنانس سیکرٹری

کابینہ کے نو منتخب عہدیداروں نے اپنے خیالات کا بھرپور اظہار کرتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ اپنے فرائض کو حتی الامکان ادا کرنے کی کوشش کریں گے اور تنظیم کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے تن من دھن کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اس موقع پر یونٹ کے صدر جناب محمد حسن دلشاد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے نئے عہدیداروں کو مبارکباد پیش کی اور امید ظاہر کی کہ نو منتخب ارکان اپنے عہدوں کے ساتھ انصاف کریں گے اور تنظیم کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ اور علاقے کی فلاح و بہبود اور مسلک حقہ نوربخشیہ کی ترویج و ترقی کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کریں گے۔

سیکرٹری نشرواشاعت
تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان
صوفیہ نوربخشیہ سرک کراچی یونٹ

یاد رفتگاں

اظہار تعزیت

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کی مرکزی کابینہ کا ایک ہنگامی اجلاس جناب محمد باقر دار صاحب مرکزی صدر این وائی ایف کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں جناب حاجی محمد علی شبیری صاحب ممبر کونسل آف گائیڈنس NXF کی والدہ محترمہ کی رحلت اور جناب محمد جان ارمان مرکزی ناظم اجلاس کی والدہ محترمہ کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرکزی کابینہ ان دونوں اور دیگر لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

منجانب

مرکزی جنرل سیکرٹری و اراکین کابینہ
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان (کراچی)

فاتحہ خوانی

جناب آخوند عبدالحکیم صاحب پیش امام جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ یوچنگ کی شریک حیات کے اچانک انتقال پر انجمن تحفظ اہلیان یوچنگ کے زیر اہتمام یوچنگ ہاؤس منظور کالونی میں مرحومہ کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور مرحومہ کے لئے مغفرت اور سوگواروں کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

جوائنٹ سیکرٹری

24 ۔ نوائے صوفیہ کے مسلسل اجراء پر آپ حضرات کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ایک مضمون ارسال ہے، مہربانی کر کے شائع کریں۔

غلام نبی نورانی
ہائی سکول تھگس

25 ۔ اسلام علیکم ۔ نوائے صوفیہ کی کامیاب اشاعت پر مبارک باد قبول فرماویں۔

ریاض حسین سرموں
صدر تنظیم شاہ ہمدان
سرموں

26 ۔ نوائے صوفیہ کا قاری ہوں اور مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں ۔ رقم ارسال کر رہا ہوں۔

سپاہی علی مراد سوغا
9 این ایل آئی

27 ۔ آج کل کی اشاعتی یلغار میں نوائے صوفیہ اہل تصوف کے لئے روشنی کی کرن ثابت ہو رہا ہے ۔ اہل تصوف کے نوجوانوں کے لئے اس رسالے میں ایک صفحہ مختص کریں تاکہ نوجوان نسل مضامین لکھے۔

ممتاز حسین
ڈگری کالج سکردو

28 ۔ نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں ۔ ہم طالب علموں کی دینی معلومات کے لئے یہ رسالہ استاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

جاوید ابدالی
ہائی سکول کلاب پور شگر

29 ۔ نوائے صوفیہ کو ماہنامہ بنانے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ یہ رسالہ نوربخشیوں کے لئے دینی معلومات بزرگان دین کی خدمات اور دینی مسئلہ مسائل پر مبنی ہونے کی وجہ سے اس کی افادیت اور اہمیت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے ۔ رسالے کے تمام مضامین معیاری ہیں جنہیں پڑھ کر معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔

ذوالفقار علی کوروی
کراچی

30 ۔ میں نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں لہذا رسالہ ارسال کر دیا کریں، رقم ارسال کر دوں گا۔

محمد حسن
باقرپی گند خپلو

31 ۔ السلام علیکم ۔ نوائے صوفیہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لایا ۔ آج کل کے نامساعد حالات کے باوجود اس رسالے کا اجراء جناب غازی نعیم صاحب، جناب علامہ صاحب اور معروفی صاحب جیسی جلیل القدر شخصیات کی محنت کا نتیجہ ہے

اپریل کے شمارے میں جناب غازی صاحب علامہ بشیر صاحب اور شاہد حسین کا مضمون بہت پسند آیا ۔ باقی آپ کے مسائل اور ان کا حل بھی قابل قدر ہیں۔

مہدی حسن پردیسی
کراچی

32 ۔ نوائے صوفیہ پڑھ کر ہمیں بھی نور علم سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے ۔ ساتھ ہی بلتستان کے تاریخی واقعات کا بخوبی علم ہو جاتا ہے ۔ میں رسالہ ہذا کا مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں ۔ براہ کرم رسالہ ارسال کریں۔

اخون غلام حیدر
452 بیرٹی

33 ۔ نوائے صوفیہ میں سوالوں کے جوابات بے حد متاثر کن ہیں ۔ مبلغ ۔/150 روپے ارسال خدمت ہیں ۔ رسالہ ماہوار ارسال کریں۔

حوالدار سید محمد حسین کاظمی
8 NLI کھرمنگ

34 ۔ نوائے صوفیہ میں غزل شاہ سید محمد نوربخش کا ترجمہ بہت پسند آیا ۔ یہ رسالہ اہل نوربخش کے لئے روشنی کی کرن

ثابت ہو رہا ہے جو کہ تمام اندھیرے گھروں میں اجالا پھیلا رہا ہے۔

غلام عباس
جنرل سیکرٹری این وائی ایف ہلدی

35 - عرض ہے کہ رسالہ نوائے صوفیہ میں مضمون "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کو زیادہ جگہ دی جائے تاکہ لوگوں کو مسائل کا حل مل سکے۔

شاہد محمود تبسم

36 - پچھلے ماہ نوائے صوفیہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ڈاکٹر غازی اور علامہ صاحب کا مضمون بہت معیاری اور پرکشش پایا۔

شیر علی تھلوی ریاض

37 - نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ پہلی دفعہ خط لکھ رہا ہوں۔ رسالہ ہذا کی وساطت سے فقہ احوط کا علم گھر گھر پہنچ رہا ہے جو کہ انتہائی قابل تحسین اقدام ہیں۔

احمد حسین عادل
ڈگری کالج سکردو

38 - نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ سوال جواب کا سلسلہ بہت اچھا ہے۔

محمد حسن شلدوی
ڈگری کالج سکردو

39 - مجھے پچھلے کئی ماہ سے دو دو رسالے بھیج رہے ہیں، کسی کو ایک بھی نہیں ملتا۔ لہذا رسالہ ارسال کرتے وقت خیال کیا کریں۔

اخون عبدالستار
کریس

- اراکین نوائے صوفیہ کی خدمت میں خراج عقیدت پیش خدمت ہے۔ صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھنے والے پاکستانیوں کے لئے یہ جریدہ مشعل راہ ثابت ہو رہا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ دنیا کے کونے کونے سے خطوط۔ مضامین آرہے ہیں۔

براہ کرم اس کے صفحات کم نہ کریں۔ اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اس جریدے کو قلمی تعاون سے چار چاند لگائیں

علی غلام حسن
الکویت

بقیہ مسائل اور ان کا حل

نمازی حضرات فرض کے بعد میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں اور فرض عصر کے بعد بھی سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔ ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ فرض صبح اور فرض عصر کے بعد نوافل کی بجاآوری مکروہ ہے۔ سجدہ شکر جزو نفل ہے۔ جب کل مکروہ ہے تو جزو بدرجہ اولیٰ مکروہ ٹھہرے گا۔

بقیہ جامعہ خپلو بچھی

نہیں ہے۔ علاقے کے معروف شخصیت اور مستند معالج ڈاکٹر محمد اسماعیل ذبیح اس کے سرپرست ہیں۔ انہی کی سرپرستی میں محلہ جات بچھی ڈنس بھٹونگ گرب گونمہ اور عسکری گون کی ایک تعلیمی کمیٹی قائم ہے۔ اسی علاقے سے تعلق رکھنے والے کاروبار حضرات ملازمین اور ارباب ثروت ماہانہ ایک مخصوص رقم کمیٹی کو ادا کرتے ہیں۔ اسی سے جامعہ کا نظم ونسق چلایا جاتا ہے۔

ادارے کے مقاصد میں تعلیم وتربیت کے علاوہ تصنیف و تالیف اور تبلیغ واشاعت دین بھی شامل ہیں۔ ابھی تک ادارہ تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ اور اب تصنیف و تالیف کی جانب پیش قدمی کر چکا ہے۔ اس کی ابتدا ڈاکٹر موصوف کی تالیف قاعدہ نوربخشیہ کی اشاعت سے کی ہے۔ جس کی اب تک دو ایڈیشن نکلے ہیں۔ اب اور بھی کتب ورسائل شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ جو نہایت خوش آئند بات ہے اہل ثروت کو چاہیئے کہ ادارے کے لئے دامے، درمے، سخنے مدد دے کر علاقے میں علم و فضل کی سرپرستی کریں۔ ہم مختلف معاشرتی رسموں کی ادائیگی پر ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مصارف سوائے فضول خرچی کے اور کچھ نہیں۔

ان حالات میں جو اس ادارے پر خرچ کریں گے یقیناً یہ آدمی کی عاقبت سنوارنے کا موجب ہوگا۔

نور بخش رح

سیّد اسد زیدی

اہلِ دل کا پیشوا ہے نُورِ بخش رح
راہبر ہے رہنما ہے نُور بخش رح

محفلِ عرفان کا روشن چراغ
مشعلِ راہِ وفا ہے نُور بخش رح

یاس و حرمان و الم کے دَور میں
اک نویدِ جاں فزا ہے نُور بخش رح

آرزُو مندوں کے دل کی آرزُو
درد مندوں کی دعا ہے نُور بخش رح

حق پرستوں کے لئے، روشن دلیل
حق نگر ہے حق نُما ہے نُور بخش رح

عارفوں اور صُوفیوں کے دل سے پُوچھ
کیا حسین و دلربا ہے نُور بخش رح

اِک بحرِ بیکراں ہے اُس کی ذات
اِک متاعِ بے بہا ہے نُور بخش رح

دیدہ و دل اُس کی خاطر فرشِ راہ
جو کہے مُرشد مرا ہے نُور بخش رح

عشق کے رستے میں لاکھوں دُکھ سہے
پیکرِ صبر و رضا ہے نُور بخش رح

ایک عالم اُس کے دم سے فیض یاب
معدنِ جُود و سخا ہے نُور بخش رح

مرہمِ زخمِ جگر اُس کو کہیں
دردِ الفت کی دوا ہے نُور بخش رح

آج پھر جلوؤں کا ہوتا ہے ظہور
آج پھر جلوہ نُما ہے نُور بخش رح

ماہ و انجم کیوں نہ ہوں اُس پر فدا
صاحبِ نجم الہُدیٰ ہے نُور بخش رح

حُسنِ دلآویز عالم کی اسد
خوبصورت اِک ادا ہے نُور بخش رح